www.novelsclubb.com
It's you,
because no one else
makes sense.
طواف آرزو از قلم : خولہ بنت عباس
And in the middle
of my chaos
there was you.
What a plot twist you were.
ناولز کلب

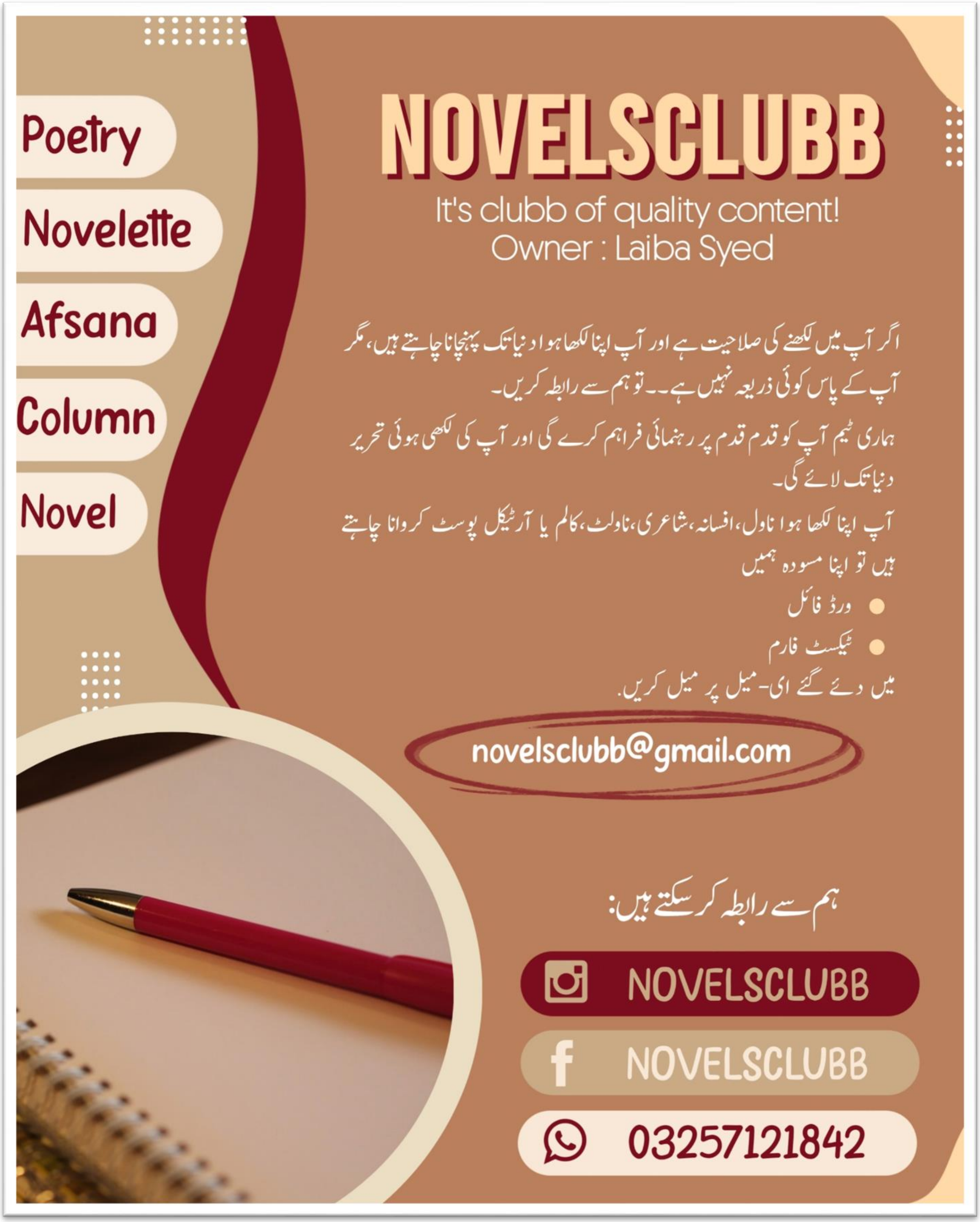
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

طوافِ آرزو

از قلم

خولہ بنتِ عباس

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

"طوافِ آرزو" میری پہلی تحریر ہے۔ اس تحریر کو لکھنے کا خیال مجھے اچانک آیا، جسے بہت سے خیالوں کی طرح میں نے جھٹک دیا۔ پھر نہ جانے کب یہ خیال آہستہ آہستہ ایک خواہش اور پھر ایک عزم کی صورت اختیار کر گیا کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا۔ اس کہانی کا پہلا منظر میرے ذہن میں آیا اور پھر میں نے اسے صفحے پر اتارنے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں، میں ناکام رہی۔ مجھ سے یہ کہانی نہیں لکھی گئی۔ اب جب میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں کیوں یہ کہانی پہلے نہیں لکھ پائی۔ میں نے جانا کہ ہر کہانی ذہن سے صفحے پر نہیں اتاری نہیں جاتی۔ ان کا دل سے گزرنا، دل میں گھر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اتنا کہ جب کوئی آپ کو اسے دل سے نکالنے کا کہے تو آپ کا انگ انگ بے چین ہو جائے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

اگر کوئی مجھے اُس وقت یہ کہتا کہ لکھنا چھوڑ دو، تو شائد میں بغیر کسی حیل و حجت کے، مان جاتی۔

اب اگر کوئی مجھ سے کہے کہ لکھنا چھوڑ دو، تو میں کسی قیمت یہ بات قبول نہیں کروں گی۔

اس کہانی کو میں نے آج کے دور میں لوگوں کو درپیش فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ کیسے یہ فتنے معصوم ذہنوں کو اثر انداز کرتے ہیں اور انہیں ہیرا چھوڑ کر کوئلے کو حاصل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ماہبیر ارمغان کی کہانی آج کی ہر لڑکی کی کہانی ہے۔ اس کی خواہشات، آج کے دور کی ہر لڑکی کی خواہشات جیسی ہی ہیں۔ ان خواہشات کو پانے کیلیے وہ ایک سفر پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔ وہ ہیرا چھوڑ دیتی ہے اور کوئلے کو پانے کیلیے مشکلات مول لیتی ہے۔

اجلان سکندر میرا پسندیدہ کردار ہے۔ اگر میں کہوں کہ ماہبیر میرا دل ہے تو اجلان خون ہے۔ یہ کردار مجھے اتنا کیوں پسند ہے؟ اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے۔ عزت کرتا ہے۔ مگر محبت میں اتنا پاگل نہیں ہوتا ہے اپنی اقدار بھول جائے۔ وہ اپنے دل پر تو سمجھوتہ کر لیتا ہے مگر اپنی اقدار اور اپنے اصولوں پر سمجھوتہ اُسے گوارہ نہیں۔ میرے نزدیک محبت ہر انسان کو ہوتی ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے اور اس سے دور نہیں جایا جاسکتا۔ مگر بہترین انسان وہ ہے جو محبت کو سر پر نہ چڑھا لے۔ اُسے سب سے اہم نہ رکھے۔ اس کیلیے اہم اس کی عزت، اس کے اصول اور وہ احکام ہونے چاہیے جو اللہ نے دیے۔ اگر اس راہ پر اُسے محبت قربان کرنی پڑتی تو اسے کر دے۔ دل کی حالتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ آپ کے دل کو سکون دے دے گا اور جو آپ نے اس کی راہ میں قربان کیا، اس سے بہتر آپ کو نواز بھی دے گا۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہترین عطا کرے گا۔ مگر دل کا کیا کریں جسے چاہیے ہی عام ہے۔ جو بہترین کی تمنا ہی نہیں کرتا۔" تب میں بھی اس سطر سے بہت متاثر ہوئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔آج جب یہ سطر لکھ رہی ہوں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔میں کہتی ہوں کہ اللہ جب آپ کو بہترین عطا کرتا ہے تو اس کیلیے جذبات بھی، دل میں پیدا کرتا ہے۔آپ کے دل سے عام چیز کی پسندیدگی نکال کر، خاص سے محبت ڈال دیتا ہے۔فقط ایک شرط ہے۔آپ کا یقین اللہ پر اور اس کے کیے فیصلوں پر ہونا چاہیے۔اللہ کو اپنے بندے کا اس پر یقین کرنا بہت پسند ہے۔پھر جب آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو کسی وفادار دوست کی طرح، آپ کے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔یقین کرنے والے لوگ خاص ہوتے ہیں۔پھر خاص لوگوں کیلیے تو راستے بھی خاص ہوتے ہیں نہ۔

آخر میں، میں اپنی زندگی کے چند اہم لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔سب سے پہلے میرے بھائی جیسے ماموں کا۔وہ میرے لیے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔میرے کاؤنسلر بھی ہیں اور پاٹنر بھی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نہ میں ڈانٹ برداشت کر سکتی ہوں نہ ناراضگی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں، جن سے میں کچھ بھی کہنا چاہوں کہہ دیتی ہوں۔یہ سوچے بنا کہ وہ میرے بارے میں سوچیں گیں۔میں نے جب جب انہیں آواز دی، انہوں نے بنا کسی تاخیر کے جواب دیا۔اگر میں ان کے بارے میں لکھنے بیٹھوں تو گھنٹوں لکھتی جاؤں۔وہ پہلے انسان تھے جن سے میں نے ناول لکھنے کی بات کی۔وہ پہلے انسان

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں جن کو میں نے اپنا پہلا ڈرافٹ بھیجا۔ میں فقط اتنا کہنا چاہوں گی کہ اگر وہ اس وقت میری ہمت نہ بندھاتے تو، آج، اس وقت، شائد آپ یہ ناول نہ پڑھ رہے ہوتے۔ میری زندگی آسان بنانے اور مجھے ہمیشہ سننے کیلیے، بہت بہت شکریہ۔

پھر میری ماما اور میری بہن۔ انہوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ ان کے بارے میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ پھر میری تین بہترین دوستیں۔ زہرہ فاروق، علشبہ شبیر اور افیفہ عمر۔ تم تینوں کا بھی بہت شکریہ۔

آخر میں، میں اللہ سے دُعا گو ہوں کہ آپ اس میں جو کچھ پڑھیں، اس سے اچھا سبق حاصل کریں۔ میرے لکھے ہوئے الفاظ، اگر آپ کی کسی طرح مدد کرتے ہیں تو میرے لیے اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی، کوئی بات نہیں۔

خوش رہیں، ہنستے مسکراتے رہیں اور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط۔

خولہ بنت عباس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتساب!

اس کتاب کو میں اپنی زندگی کے تین بہترین لوگوں کے نام کرتی ہوں، جن کے ہونے سے میری دنیا رنگین ہے۔

میرے بابا، جنھوں نے ہمیشہ اپنے عمل سے مجھے احساس دلایا کہ میں کسی شہزادی سے کم نہیں۔

میری ماما، جن کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ جنہوں نے میری بہترین تربیت کی۔ جن کے قدموں میں میری جنت تو ہے ہی مگر انہوں نے میری دنیا کو بھی میرے لیے جنت بنایا۔

میرے ماموں، جو میرا اسپورٹ سسٹم ہیں۔

www.novelsclubb.com

باب: پنجم

زن!

زن!

ہے قیمتی اور نازک

جس کے بارے میں شاعر نے کہا

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

اسی کے دم سے زندگی کا سوزِ دروں

جس کے وجود میں پرورش پائی نئی نسلوں نے

زن!

جو ماں بنے تو قدموں میں جنت پائے

جو بیوی بنے تو گھر پر راج کرے

جو بیٹی بنے تو پھولوں جیسی پلے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو بہن ہو تو بھائیوں کی جان بنے

زن!

جسے قیمتی جانا ہیروں کی مانند

جسے چمکتا پایا سونے جیسا

جو نازک ہے تتلی کی طرح

جو خوبصورت ہے، اک کہکشاں جیسی

افسوس!

اس نے اپنی اہمیت کو نہ جانا

حفاظت کو قید گردانا

پھر جب کوئی اس باڑ کو پھلانگ لے

خود کو درندوں کے سامنے لے جائے

کیا رہ پائے گی وہ نقصان سے محفوظ؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ہیرا ابھی کبھی چور کے خطرے سے آزاد ہوا ہے؟

یہ تو پھر زن ہے!

"خالہ سے آپ کی آخری دفعہ بات کب ہوئی تھی، امی؟ انہوں نے ایسی بات کیوں کی؟"

اجلان سکندر کے لہجے میں شک جاگا تھا۔ ماتھے کے بل گہرے ہوئے تھے۔

"جس دن اس کی موت ہوئی تھی، اس سے ایک دن پہلے اس نے مجھے کال کر کے مجھے بُلایا تھا۔

"

اسماء بیگم کی موت سے ایک دن پہلے:

"کیا ہوا، اسماء؟ تم نے اتنی جلدی میں بُلایا۔ خیریت ہے؟" مرکزی دروازے سے داخل ہوتے ہی سمینہ خالہ نے سوال کیے۔ لہجہ اور چہرہ، دونوں پریشانی اور فکر سے پُر تھے۔

"سانس تو لے لیں، آپا۔ سب ٹھیک ہے۔" اسماء بیگم نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ خالہ سمینہ نے کچھ بولنے کیلیے لب کھولے ہی تھے کہ ایک نظر انہیں دیکھ کر خاموش ہو گئیں اور لاونج کی جانب قدم بڑھا دیے۔

www.novelsclubb.com

لاونج میں صوفے پر، وہ دونوں بہنیں بیٹھی ہی تھیں کہ راحیلہ ٹرے میں ٹھنڈی کوک سے بھرا گلاس سجا کر لے آئی۔

"اور کچھ چاہیے، بی بی جی؟" دونوں ہاتھوں سے چمکتے نارنجی رنگ کے ڈوپٹے کا پلو مروڑتے، اس نے پوچھا۔

"نہیں۔ تم جاؤ اور دوپہر کے کھانے کی تیاری کرو۔" اسماء بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔ راحیلہ "اچھا جی" کہتی، وہاں سے چل دی۔ راحیلہ کے وہاں سے جاتے ہی خالہ سمینہ نے منتظر نظروں سے اسماء بیگم کو دیکھا۔

"آپا، میری ایک درخواست قبول کرے گیں آپ؟" ماتھے پر تفکر کے بل سجائے، بوڑھی آنکھوں اُمید کے دیے جلائے، اسماء بیگم کے لہجے میں عاجزی در آئی۔

"ہائے، ہائے! اسماء! کیا بات کر رہی ہو؟ تمہیں جو کہنا ہے، کہو میری جان۔" سمینہ خالہ نے تڑپ کر، ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپا، میں چاہتی ہوں کہ ماہیر اور اجلان کا نکاح ہو جائے۔" اسماء بیگم کے منھ سے یہ الفاظ نکلے اور خالہ سمینہ کے لب بند ہو گئے۔ وہ انہیں دیکھتی رہ گئیں۔ لمحہ گزرا اور پھر وہ ہلکا سا ہنس دیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس؟اتنی سی بات کیلیے پریشان تھی؟اجلان تمہارا بیٹا ہی ہے،اسماء۔یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات تھی؟"خالہ سمینہ نے مسکرا کر کہا۔مگر اسماء بیگم مسکرا نہ سکیں۔

"ایک اور بات ہے،آپا۔"اسماء بیگم کچھ جھجک،کچھ پریشانی سے بولیں۔

"میں سن رہی ہوں۔"

"اگر کبھی خالد صاحب اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر اس گھر میں آئے تو آپ نے صاف صاف انکار کر دینا ہے،آپا۔ماہبیر کبھی اس گھر میں نہیں جائے گی۔"اسماء بیگم نے اس قدر قطعیت سے کہا کہ سمینہ خالہ کی آنکھیں حیرت سے بھر گئیں۔

"کچھ ہوا ہے،اسماء؟"

"میری یہ ایک بات مان لیں،آپا۔پلیز۔میری بچیوں کو ان سے دور رکھنا۔"اسماء بیگم کی آنکھیں گیلی اور لہجہ کانپتا ہوا تھا۔آنکھوں میں خوف اور اُمید لیے انہوں نے کہا۔

"پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کیا ہوا ہے؟تم کہاں سے آ رہی ہو؟"سمینہ خالہ نے نہایت سنجیدگی اور فکر کے ساتھ پوچھا۔آنکھوں میں بہت سے سوالات اور شبہات اُبھرے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خالد صاحب کے گھر سے آ رہی ہوں، آپا۔ اس سے آگے مجھ سے کوئی سوال نہ کریے گا۔" نتھنوں کے رستے انہوں نے گیلی سانس اندر بھری اور تھکے ہوئے لہجے میں کہتیں، لاونج کی شیشے کی دیوار سے باہر دیکھنے لگیں۔

خالہ سمینہ خاموش ہو گئیں۔ البتہ، ان کی پُر سکون آنکھوں میں فکر تھی، شک تھا، سوال تھے۔ مگر بہن کی بات مانتے خاموش ہو گئیں۔

موجودہ دن:

"میں نہیں جانتی کہ وہ کیوں چاہتی تھی کہ ماہبیر کی شادی اس گھر میں نہ ہو، مگر میری بہن مجھ سے ایسا کہہ کر گئی ہے، اجلان۔ میں اس کی بات نہیں ٹال سکتی۔" خالہ سمینہ کے لہجے میں درد تھا، تکلیف تھی، ایک بہن کے مان کا بوجھ بھی تھا اور بے بسی بھی تھی۔ پُر سکون آنکھیں گیلی تھیں اور گلا آنسوؤں کا بھار سنبھالتے سنبھالتے درد کرنے لگا تھا۔ بمشکل تھوک نگلتے وہ بولیں تھی۔ اجلان خاموش رہا۔ لمحے خاموشی میں سرکتے رہے، یہاں تک کہ اجلان دوبارہ بولا۔

"خالہ جانتی تھیں۔" چند لمحوں بعد وہ بولا تو اس کی آواز میں بھی درد شامل تھا۔ دور کہیں سے پرندوں کے چہچہانے کی آواز آ رہی تھی۔ نا جانے کیوں، اس پل وہ آوازیں دل کو نہ بھائی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا؟" خالہ سمینہ نے اپنے بیٹے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہی کہ خالو کو خالد نے قتل کروایا تھا۔" ضبط سے آنکھیں میچتے، لبوں کو بند مٹھی سے دبائے، کہنی گھٹنے پر ٹکائے وہ بولا تھا۔ پنکھا چلنے کی آواز بھی سماعتوں کو چھبنے لگی تھی۔

لاونج میں اب کے مکمل خاموشی چھا گئی۔ چھت پر لٹکے پنکھے کی آواز اور پرندوں کی خوشگوار چہچہاہٹ، اس خاموشی کو وقفے وقفے سے توڑ رہی تھیں۔ بے اختیار، خالہ سمینہ کا ہاتھ ان کے لبوں تک گیا۔ دل میں ایک درد تھا جو اٹھا تھا۔

"کیسے؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد، خالہ سمینہ بولیں۔ لہجہ گلوگیر ہوا تھا اور آنکھوں سے آنسوں ٹوٹتے، گال پر بہے تھے۔

"میں نہیں جانتا امی، مگر وہ جانتی تھیں۔ جس دن خالو نے اس خالد کے ڈر گز پکڑے، اس سے اگلے دن ہی ان کی لاش کمرے سے ملی تھی۔ خالد کے گھر سے آنے کے بعد، اگلے دن ہی خالہ کی بھی موت ہو گئی۔ یہ محض اتفاق نہیں ہے، امی۔" اجلان نے بھیگی سیاہ آنکھوں کے ساتھ انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ پرندے کچھ زور سے چہچہائے تھے۔ پنکھے کی آواز تیز ہوئی تھی۔

گرڑ، گرڑ، گرڑ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ بھی ایک قتل ہے، امی۔ خالہ کو بھی قتل کیا گیا ہے۔"

یکبارگی، پنکھے کی آواز پسِ منظر میں کہیں دور جا سوئی۔ پرندوں کے چہچہانے کی آواز آنا رُک گئی اور باغ کے پودے مرجھا گئے۔ کمرے کی فضا میں تبدیلی آئی۔ یوں جیسے یہاں پر کسی اپنے کا جنازہ رکھا ہو۔

اور خالہ سمینہ نے اپنی بہن کو اس وقت دوسری دفعہ سیاہ مٹی کے ملبے تلے دفنایا تھا۔

---☆---☆---☆---

پُر تعیش کمرے کی شاہانہ سجاوٹ، سگریٹ کے بے انتہا دھوئے میں کہیں کھو سی گئی تھی۔ دروازہ بند تھا اور کھڑکیوں پر بھاری پردے ڈال رکھے تھے۔ یہ اس گھر کے مردوں کی پُرانی ریت تھی۔ قتل کے بعد اعصاب کو پُرسکون رکھنے کیلیے یہی ایک طریقہ اپنانا، ان کی خاندانی روایت تھی۔ تنہائی، اندھیرا اور ان کے ساتھ کو پورا کرنے کیلیے سگریٹ کی محض چند ڈبیا۔ کیا ملاپ تھا!

سائیڈ ٹیبل پر رکھی ایش ٹرے سے راکھ اُبل اُبل کر باہر نکل رہی تھی۔ سگریٹ کے آدھے، بجھ چکے ٹکڑے بھی بکھرے پڑے تھے۔ سگریٹ کی بدبُو سے کمرہ بھرا پڑا ہوا تھا۔ البتہ، اعصاب پر بھاری یہ بدبُو، اس وجود کیلیے خوشبو تھی۔ تازگی بخشنے اور سکون عطا کرنے والی خوشبو۔ یکبارگی،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دھوئے کا ایک مرغولہ سائیڈ ٹیبل کے قریب سے ہی اُٹھا تھا۔ انگلیوں میں دبایا سگریٹ ہونٹوں سے جُدا کرتے، وہ مسکرایا تھا۔ شیطانی مسکراہٹ۔ فتح کا عندیہ لیے، تکبرانہ مسکراہٹ۔

"آہ، بیچاری اسماء بیگم۔ یقیناً، اب تو آپ خوش ہوں گیں، نا؟ اپنے محبوب شوہر سے جو جا ملی ہیں۔" انگلیوں میں دبے سگریٹ کو دیکھتے وہ بولا۔ سیاہ آنکھیں اس وقت نہایت مختلف تھیں۔ ظالم اور بے رحم۔

"آپ کو ہمارے درمیان نہیں آنا چاہیے تھا۔ غلطی کی آپ نے۔ اب ہر غلطی کی سزا تو بنتی ہے۔ آپ کی سزا یہ تھی۔" مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولا تھا۔ پھر ہلکا سا ہنس دیا۔ سیاہ ٹی شرٹ اور سیاہ ہی ٹراؤزر پہنے، وہ پلنگ سے ٹیک لگائے، ٹانگیں لمبی کیے نہایت آرام دہ انداز میں بیٹھا وہ انسان اس وقت نہایت خبطی لگ رہا تھا۔ یکبارگی، بیڈ پر اس کے قریب پڑا، فون بجا تھا۔

"بولو۔" فون کان سے لگاتے، سگریٹ کا ایک کش بھرتے، احتشام سنجیدگی سے بولا۔

"ابھی ڈرگ ڈیلر سے بات ہوئی ہے میری۔ کنسائیمنٹ چند دنوں میں پہنچ جائے گا۔" آگے سے جمیل کی آواز سنائی دی۔

"اور کچھ؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس دفعہ ڈر گرز زیادہ ہیں۔اجلان سکندر کو بھی ہم پر شک ہے۔اڈے تک کیسے لے کر جائے گیں؟کچھ سوچا آپ نے؟" جمیل نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

"اپنے بندے کب کام آئے گیں؟اس دن پولیس میں اپنے بندوں کو کہہ دینا کہ دھیان بھٹکائے کسی طرح اس خبیث کا۔ڈر گز پکڑے نہیں جانے چاہیے۔" سگریٹ کو بجھا کر،ایش ٹرے کے قریب پھینکتے،وہ نفرت سے بولا تھا۔

"اور سر ماہبیر کی امی کو جس سے مروایا تھا،وہ اور رقم کا مطالبہ کر رہے ہیں۔کیا کرنا ہے؟"

"دے دو۔لیکن ماہبیر کو اس کی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔"

"سر مجھے نہیں لگتا کہ وہ زیادہ دیر تک منھ بند رکھے گیں۔کہیں تو ان کا کام بھی کر دوں؟" جمیل نے سنجیدگی سے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"نہیں۔میں ایک اور قتل نہیں چاہتا۔ان کا منھ شادی ہو جانے تک بند رکھو۔پیسے دے کر یا ڈرا دھمکا کر۔شادی کے بعد دیکھوں گا۔"

"مگر سر،آپ اس طرح خطرہ مول رہے ہیں۔ان سے جان کیوں نہیں چھڑا لیتے؟" جمیل نے سوال کیا۔احتشام مسکرا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"آہ جمیل! کیا کروں؟" وہ ایک مصنوعی بے بسی بھری سانس اندر لیتے بولا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"انہوں نے میری خواہش کو پورا کرنے میں مدد دی ہے۔ سب سے بڑی رکاوٹ کو دور کیا ہے۔ دل نہیں کرتا یار اسے مارنے کو۔ ذرا صبر کرو۔ زیادہ تنگ کیا تو جو تمہارا دل کرے، کر دینا۔" مسکرا کر گہری سانس لیتے احتشام یوں بولا جیسے بادشاہ خوش ہو کر قیدی کو جان کی امان دیتا ہے۔ جمیل چند لمحے خاموش رہا تھا۔

"سر، اگر ماہبیر میڈم نے آپ کے رشتے کو انکار کر دیا تو؟" اس نے عام سے انداز میں خدشہ ظاہر کیا۔ لمحہ خاموشی سے احتشام کے قریب سے سرک گیا۔

احتشام کی سیاہ آنکھیں اس پل سخت ہوئی۔ چٹانوں جیسی سختی ان آنکھوں کو اور خوفناک بنا رہی تھیں۔ مگر کچھ اور بھی تھا جو اس پل در آیا۔ کیا تھا وہ؟

"اُسے کرنا ہوگا، جمیل۔ وہ مجھے اسی طرح قبول کرے گی۔ میں اس کیلیے قتل کرنے سے نہیں گھبرایا۔ وہ بھی میرے رشتے کو قبول کرے گی۔ زبردستی یا پھر اپنی رضامندی سے۔ احتشام خالد کبھی اپنی خواہش سے کم پر راضی نہیں ہوا۔ اس دفعہ بھی نہیں ہوگا۔" پلنگ سے ٹیک ہٹاتے، وہ سیدھا بیٹھتے بولا۔ لہجہ سختی اور قطعیت لیے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر، وہ ایک انسان ہیں۔ کھلونا نہیں۔ جن رشتوں میں دل کی رضامندی شامل نہ ہو، وہ کسی بدبودار اور بوسیدہ مکان کی مانند ہوتے ہیں۔ جہاں سے نکلنے کیلیے انسان ہر پل اور ہر لمحہ کوشش میں جتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض جان کی بازی بھی لگادیتے ہیں، مگر اس رشتے میں نہیں رہتے۔"

پہلی بار ہوا تھا کہ جمیل کا لہجہ سادہ ہونے کی بجائے اداس تھا۔ خواہش کا حسرت میں بدل جانے کا دُکھ اور ملی ہوئی نعمت کو کھودینے کا پچھتاوا اس کے لہجے اور لفظوں سے عیاں تھا۔

"آپ کیا کریں گیں اگر یہ رشتہ بھی ویسا ہی ہوا؟ انہیں کھونے کی ہمت رکھتے ہیں آپ؟" جمیل نے سوال کیا تھا۔

احتشام خاموش ہو گیا۔ اس کے لفظوں پر نہیں، اس کے لہجے پر۔ پہلی بار اس نے جمیل کے لہجے میں تکلیف اور پچھتاوا محسوس کیا۔ البتہ، چہرے کے تاثرات کرخت ہی رہے۔

"پھر بتاؤ۔ کیا کروں؟"

"انہیں راضی کریں۔ خاص طور پر پچھلی ہوئی بدمزگی پر معافی مانگیں۔ انہوں نے ابھی اپنی ماں ہیں۔ ان سے بات کریں، دل جوئی کریں، محبت vulnerable کو کھویا ہے۔ اس وقت وہ کا احساس دلائیں۔ میٹھے بول اور حسین خواب۔ لڑکیاں بہت جلد ان کے سامنے ہار مان جاتی ہیں۔ بیوقوف ہوتی ہیں۔" پُرانی سنجیدگی اور سادگی لہجے میں واپس لاتے جمیل بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احتشام اس کی بات پر خاموش رہا۔ پُرسوچ نظریں انگلیوں میں دبائے جلے ہوئے سیگرٹ پر دبائے، اس نے کال بند کرتے ایک طرف رکھ دیا۔

یکبارگی، آنکھوں کے سامنے ماہبیر کا چہرہ نمودار ہوا۔ پچھلے کچھ دنوں سے اس کے چہرے کی رونق اور شادابی کہیں دور جاسوئی تھی۔ سیاہ آنکھوں کی چمک بھی مدھم ہوگئی تھی۔ اُسے ہلکی سی تکلیف ہوئی تھی۔ دل بُرا ہوا تھا اور اضطراب میں کچھ اور اضافہ ہوا تھا۔ وہ کبھی بھی اپنی وجہ سے اُسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا مگر ہر دفعہ دے دیا کرتا تھا۔

"تم ایک دفعہ اس گھر میں آجاؤ، غم تمہارے لیے اجنبی اور خوشیوں کو تمہاری سیاہ آنکھوں میں بھر دوں گا۔"

ایک اداس مسکراہٹ کے ساتھ اس نے خود کلامی کی۔

کمرے کی دیواروں نے اسے تاسف سے دیکھا۔ انسان بھی اپنی اوقات سے بڑھ کر وعدے کر جاتا ہے۔

---☆---☆---☆---

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو، اجلان؟ تمہیں لازمی۔۔ کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ خالد صاحب کے ساتھ تو اتنے پُرانے اور اچھے تعلقات تھے۔۔ بھائی اور اسماء کے۔" خالہ سمینہ نے اپنے حواس پر قابو پاتے، رُک رُک کر پوچھا۔ آنکھوں میں بے یقینی اور لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ اجلان کی نظریں سامنے ٹیبل پر رکھے اس مصنوعی سنہری پتے سے ہٹیں۔ اپنی والدہ کی طرف دیکھتا، وہ تاسف سے مسکرا دیا۔

"مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی، امی۔ خالد صاحب ڈرگز کا بزنس کرتے ہیں۔ خالو کی ڈیتھ سے کچھ دن پہلے، انہوں نے خالد کے فارم ہاؤس پر چھاپہ مارا تھا۔ وہاں سے ڈرگز ملی تھیں۔ اس رات وہ گھر نہیں آئے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد آئے تھے اور اسی دن شام کے قریب ان کی ڈیڈ باڈی ملی تھی کمرے سے۔ انہیں ایف-آئی-آر درج کرنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ یہ سب اتفاق ہے؟" اجلان نے اپنے سوال کے جواب پر ہی گردن نفی میں ہلائی۔

"یہ اتفاق نہیں ہے۔ خالہ بھی خالد صاحب کے گھر گئی تھیں اور آتے ساتھ آپ سے ملیں۔ اگلے دن ان کی طبیعت کیوں خراب ہو گئی؟ وہ تو بہتر ہو رہی تھیں۔" خالہ سمینہ سے زیادہ خود سے بات کرتے اجلان بولا۔ یوں جیسے خود کو سمجھا رہا ہو، خود سے سوال کر رہا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے اسماء سے پوچھا تھا مگر اس نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔" خالہ سمینہ نے کہا۔

اجلان خاموش رہا۔ چہرے کے تاثرات ناقبلِ فہم تھے اور آنکھیں سوچوں سے پُر تھیں۔

"تمہیں یہ سب ماہبیر کو بتا دینا چاہیے، اجلان۔ وہ اس گھر کے قریب ہے۔ احتشام اور امل سے اس کی دوستی ہے۔ اسے خطرہ ہو سکتا ہے۔" خالہ سمینہ نے فکر مندانہ انداز میں کہا۔

"احتشام سے اس کی دوستی نہیں ہے، امی۔ دونوں نے ساتھ کام کیا ہے، بس۔" سب باتوں کو چھوڑ کر اجلان نے اُکتا کر اس ایک جملے کا جواب دیا تھا۔ خالہ سمینہ حیران ہوئیں۔

"اجلان؟ میں کہہ رہی ہوں کہ ماہبیر اور دُرِ کشف کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے۔" اپنی بات پر زور دیتے انہوں نے کہا۔

"بتا دوں گا، امی۔" گہری سانس لیتے اس نے کہا۔ البتہ، آنکھوں میں اب کے فکر ہلکورے لے رہی تھی۔

---☆---☆---☆---

وہ دونوں سمندر کے کنارے ٹہل رہی تھیں، البتہ ان کے درمیان آج غیر معمولی طور پر خاموشی تھی۔ سفید پیروں پر گیلی ریت لگی ہوئی تھی مگر وہ اس سے بے نیاز، سیاہ بالوں کو کھلا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھوڑے ہوئے تھی۔اس کی سیاہ نظریں ڈوبتے سورج پر ٹکی، سوچ سے پُر تھیں۔سیاہ آنکھوں کے نیچے ہلکے، میک اپ نہ ہونے کے باعث واضع تھے۔اس کے باوجود، ماہبیر قرمزی رنگ کے لباس میں ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی۔اس کے برعکس، ہرے رنگ کے سکارف اور سفید ابایا پہنے، امل کی آنکھیں ریت پر جمی ہوئی تھی۔اس کے ہاتھ ابائے کی جیب میں اور کوئی بات زبان کی نوک پر تھی مگر ہر دفعہ اس کے کھُلتے لب بند ہو جاتے۔ عجیب دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا قسمت نے۔

"تم بہت دیر سے کچھ کہنا چاہ رہی ہو، امل۔ کہہ بھی دو۔" ماہبیر نے سورج سے نظریں ہٹائی اور اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے رشتے کے بارے میں کیا سوچا؟" امل نے اس کے ساتھ ہی قدم بہ قدم چلتے سوال کیا۔ ماہبیر کے تاثرات اس بات پر ناقبلِ فہم رہے۔وہ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولی۔

"تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ وہ کس لیے گھر آرہے ہیں؟" ماہبیر نے ہلکا سا شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے نہیں معلوم تھا۔ معلوم ہوتا تو لازمی بتاتی تمہیں۔ مگر بابا اور بھائی کچھ بھی کہے بغیر گئے تھے۔ وہ واپس آئے تھے تب بھی میرے پوچھنے پر بتایا تھا۔" امل نے کہا۔ لہجہ عام سا تھا اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ ہمیشہ کی طرح۔

"کیوں؟ تمہارے بابا نے بھی نہیں بتایا تھا؟" ماہبیر نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میرے اور بابا کے درمیان ایسے تعلقات نہیں ہیں کہ ہم معملات ڈسکس کرتے پھریں۔ بلکہ، ہیں ہی کہاں؟ ہماری تو ملاقات بھی محض ناشتے کی ٹیبل پر ہوتی ہے۔" امل نے ایک اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"خیر۔ تم بتاؤ۔ کیا سوچا؟"

ماہبیر اس بات پر خاموش رہی۔ ساحلِ سمندر پر چلتے اس کے قدم رُکے۔ گردن گھمائی اور پُر سوچ نظریں ڈوبتے سورج پر جمائیں۔

"تمہارا جو بھی جواب ہوگا، اس سے ہماری دوستی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، ماہبیر۔ اس بات پر یقین رکھو۔" امل نے اس کے خدشات سمجھتے، یقین دہانی کرائی۔ ماہبیر مسکرا اٹھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسی بات نہیں ہے، امل۔ احتشام یقیناً بہت اچھا ہو گا، مگر شادی ابھی میری ترجیحات میں نہیں ہے۔" نظریں ڈوبتے سورج پر رکھے، اس نے کہا۔ ہوا کے دوش پر لہراتے اس کے سیاہ بال پیچھے کو اُڑ رہے تھے۔ اب کے اپنا رُخ مکمل طور پر سمندر کی جانب کیے، وہ دونوں کھڑی تھیں۔ ہاتھوں کو اپنے گرد باندھے، کانوں میں سفید موتی پہنے، ماہبیر کا لہجہ پہلی مرتبہ عام نہ تھا۔ اس کے ساتھ کھڑی سفید ابائے میں ملبوس امل کی بھوری نظریں سمندر کی جانب اور سماعت ماہبیر کی جانب متوجہ تھی۔

"مجھے ایک لمبا فاصلہ طے کرنا ہے، امل۔ میں ابھی اس حالت میں نہیں ہوں کہ ایک نئے رشتے کو بنا سکوں۔ شادی شدہ زندگی میرے لیے آسان نہیں ہو گی اور ابھی میں اور مشکلات مول لینے کی حالت میں نہیں۔" ماہبیر کی نظریں ڈوبتے سورج کی کرنوں پر تھیں، جو سمندر کی لہروں پر گرتیں، ایک عجب منظر پیش کر رہی تھیں۔ عجیب مگر خوبصورت۔ سمندر کی سطح پر گرتیں، نارنجی اور سنہری کرنیں۔ ہوا کے باعث پانی میں پیدا ہونے والا ہلکا سا ارتعاش۔ اس منظر پر کوئی بھی سانس لینا بھول جائے۔ غم بھول جائے۔ لیکن ماہبیر نہ غم بھولی تھی اور نہ سانس۔

کیونکہ وہ اس منظر کو دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔ اس کی نظروں میں اندھیرا تھا۔ دُکھ تھا۔ تکلیف تھی، ذہنی بھی اور جسمانی بھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے ابھی بابا کے قاتل کو ڈھونڈنا ہے۔دُرِ کشف کا خیال رکھنا ہے اور۔۔" اتنا کہہ کر ماہبیر پھر رُک گئی۔امل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"اور؟"

"اور کسی کو ڈھونڈنا ہے۔" چہرہ امل کی جانب کرتے مسکرا کر بات ختم کی۔

"تمہارے بابا کے قاتل کو مطلب؟ان کی ڈیتھ نیچرل نہیں تھی؟" امل نے عام سے لہجے میں پوچھا تھا۔نا جانے کیوں، وہ اس بات پر شاک کا اظہار نہ کر پائی تھی۔

"نہیں اور تم اس بات کا ذکر کسی سے نہیں کرو گی، امل۔احتشام سے بھی نہیں۔" ماہبیر بھی عام سے انداز میں بولی۔

"جیسی تمہاری مرضی، ماہبیر۔" امل نے گہری سانس لی اور مسکرا کر کہا۔

"تم یہ جواب احتشام کو پہنچا دینا۔خالہ بھی کل فون کر کے تمہارے بابا سے بات کر لے گیں۔" ماہبیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" امل نے سادگی سے جواب دیا۔البتہ، ذہن پر ایک اور سوچ سوار ہو گئی۔

احتشام بھائی کبھی بھی یہ جواب قبول نہیں کرے گیں۔

www.novelsclubb.com

---☆---☆---☆---

آسمان نے سیاہ چادر خود پر اوڑھی تو انسانوں نے بھی اپنے اپنے ٹھکانوں کا رُخ کیا۔ اندھیرے نے ہر گھر کی طرح، جنید منزل کو بھی اپنی لپیٹ میں لیا۔ اس گھر کے لاونج کی دیوار پر نصب گھڑی نے گیارہ بجنے کا عندیہ دیا۔ ٹیبل پر موجود چائے کے دو خالی کپ اور صوفے کے کشنز کا زمین پر پڑے ہونا اس بات کا ثبوت تھا کہ کچھ ہی دیر قبل یہاں ایک بیٹھک تھی۔ دیواروں نے خالہ سمینہ کو فکر مندانہ انداز میں ماہبیر سے سوال کرتے اور ماہبیر کو مسکرا کر اپنا جواب دیتے دیکھا، سُنا اور پسِ پردہ موجود وجوہات کو جانتے ہوئے بھی خاموشی سادھی۔ یہی ان کا طور اور یہی طریقہ تھا۔

لاونج کا دروازہ کھلا اور اجلان سکندر تھکے قدم، پُرسوچ آنکھیں اور بھاری دل کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ آتے ساتھ ہی وہ صوفے پر بیٹھا اور سر پیچھے کو ٹکا کر آنکھیں موندلیں۔ سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ پہنے، آستینوں کو کہنیوں تک موڑے، ہاتھ سینے پر باندھ رکھے تھے۔

کچھ دیر بعد، لاونج میں داخل ہوتی ماہبیر نے اسے دیکھا اور اپنے قدم روک لیے۔ وہ تھکا ہوا دکھائی دیا۔ اماں کی موت کے بعد سے وہ کبھی کبھی ہی نظر آیا کرتا تھا اور جب بھی آتا تھا، یونہی تھکا ہوا ہوتا تھا۔ البتہ، جب سے احتشام کا رشتہ آیا تھا، اجلان کے حوالے سے کئی سوال، کئی خیال

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور کئی باتیں وہ سوچنے لگی تھی۔ وہ سوچنا نہ بھی چاہتی، پھر بھی ذہن اسی کی طرف ہوتا تھا۔ نا جانے کیوں؟

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ کسی کی موجودگی محسوس کرتے اجلان سکندر نے آنکھیں کھولیں اور سیڑھیوں کی جانب دیکھا۔ ماہبیر نے اس کو اپنی جانب دیکھتے پایا تو سر جھٹکا اور مسکرا کر اندر داخل ہوئی۔ اجلان بھی سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"تم جاگ رہی تھیں؟" اجلان نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہمم۔ خالہ کے ساتھ چائے پی رہی تھی کچھ دیر پہلے۔ وہ تو سونے چلی گئی ہیں۔ میں لاونج سیٹ کرنے آگئی۔" اس کے سامنے کُرسی پر بیٹھتے ماہبیر نے کہا۔ اجلان اس کی بات کر چونکا۔ ماہبیر اور چیزیں سمیٹنا؟ البتہ، وہ خاموش رہا۔

"کیا سوچا پھر تم نے؟ رشتے کے بارے میں؟" اجلان نے دونوں ہاتھ ہنوز سینے پر باندھے، سادہ لہجے میں پوچھا۔ ماہبیر نے ایک نظر اسے دیکھا۔ اُسے اجلان کا ردِ عمل یاد آیا۔

"منع کر دیا۔" کندھے اچکا کر بے نیازی سے جواب دیتے وہ چہرہ موڑ گئی۔

"کیوں؟" اس نے حیران ہوئے بنا، سادگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی میرے لیے نہیں ہے۔ کم از کم موجودہ صورتحال میں میں اس کے بارے میں نہیں سوچ سکتی۔" سیاہ نظریں اندھیرے میں ڈوبے لان پر جمائے اس نے بے تاثر لہجے میں جواب دیا۔ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے یا کیا محسوس کر رہی ہے۔ خود ماہبیر بھی اسی مخمصے میں پھنسی ہوئی تھی۔ کتنا عرصہ ہوا تھا اس مخمصے میں پھنسے؟ وہ خود بھی بھول گئی تھی۔ نہ اس مخمصے کا آغاز یاد تھا اور نہ اختتام کا معلوم تھا اُسے۔ بس، اس کے وجود کا علم تھا۔

"اگر کسی اور کا رشتہ آیا تب بھی؟" اجلان نے سوال کیا۔ کیا سوچ کر؟ اُسے خود بھی نہیں معلوم تھا۔ شائد لاشعوری طور پر وہ بھی اُسے احتشام سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ ماہبیر نے اندھیرے میں ڈوبے لان سے نظریں ہٹائیں اور اجلان کو دیکھا۔ تھکاوٹ کے باوجود وہ اس کی توجہ محسوس کر سکتی تھی۔ یوں جیسے اس کا رواں رواں جواب سننے کا منتظر تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"کیونکہ احتشام تمہارے جواب کو قبول نہیں کرے گا۔ وہ نہایت خود پسند اور خود پرست انسان ہے۔ تمہارا انکار اس کی انا پر بھاری گزرے گا۔ اگر اس صورت میں کسی اور کا رشتہ آتا ہے تو اُسے کنسیڈر کرنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہو گا۔" اجلان نے کہا۔ ماہبیر کچھ پل کیلیے خاموش ہو گئی۔ یوں جیسے اس کو اس بات پر یقین نہ آیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسی کوئی بات نہیں ہے، اجلان۔ وہ اتنا بُرا نہیں ہے۔" وہ نا سمجھی سے مسکرا دی اور حیرت کے ساتھ کہا۔

"وہ اتنا بُرا ہے، ماہبیر۔ اس لیے کہہ رہا ہوں۔" اجلان نے تحمل کے ساتھ کہا۔ ماہبیر کے ماتھے پر بلوں کا جال بچھا۔

"پہیلیاں بجھوانہ بند کرو، اجلان۔ تم کافی عرصے سے یہی ایک کام کر رہے ہو۔ صاف صاف بتاؤ کیا بات ہے۔" اب کے ماہبیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم نے مجھ سے خالو کے کیس کی تفتیش کرنے کو کہا تھا۔" اب کے اجلان بھی بھرپور سنجیدگی کے ساتھ بولا۔ وہ اُسے چند ساعتیں دیکھے گئی۔ یہ موضوع کہاں سے آگیا؟ اجلان کے تاثرات اور سنجیدگی اُسے کچھ بُرا ہونے کا عندیہ دے رہے تھے۔

"ہاں۔" ماہبیر بمشکل بولی۔

"خالو کی چائے میں اینٹی ڈپریسنٹ خالد صاحب نے ڈلوائے تھے۔" اجلان نے کہا۔ ماہبیر نے بمشکل سانس اندر کھینچی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟ خالد انکل تو بابا کے بہت اچھے دوست رہے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرے گیں؟" اس نے لہجہ سنجیدہ رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔

"خالد صاحب ڈرگز کا بزنس کرتے تھے اور خالو کو یہ بات معلوم ہو گئی تھی۔ اس رات کو کہی گئے تھے اور پھر فجر تک واپس آئے تھے۔ اسی دن ان کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔ ایف۔آئی۔آر بھی نہیں کٹی تھی خالد صاحب کے خلاف۔ ظاہر سی بات ہے کہ اپنا نام ظاہر ہو جانے کے خدشے سے خالد صاحب نے یہ قدم اٹھایا۔ اس وقت وہ ایک نامور بزنس مین تھے۔ سالوں کی محنت سے کمائے گئے نام کو وہ کیسے ڈبو سکتے تھے؟ وہ بھی محض دوستی کی خاطر؟ ہنہ۔" اجلان آخر میں طنزیہ انداز میں مسکرایا۔ لاونج چند لمحوں کیلیے گہری خاموشی میں ڈوب گیا تھا۔

"تو پھر؟ تم نے ابھی تک گرفتار کیوں نہیں کیا؟" ماہبیر نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ یہ خاموشی توڑی۔

"کیونکہ گرفتاری کیلیے ثبوت چاہیے جو ابھی میرے پاس نہیں۔ بے شک خالد صاحب نے ہی خالو کو مروایا ہے مگر ان کی چائے میں دوائیں کسی سے کہہ کر ڈلوائی ہیں۔ وہ فرد اگر مل جائے تو پھر اس کی گواہی پر گرفتار کیا جا سکتا ہے ان کو۔" اجلان نے اس سے کہا۔ ماہبیر لب بھینچے، ٹیبل

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے شیشے پر اُبھرتے اپنے عکس کو دیکھتے سر اثبات میں ہلا گئی۔ نظریں اجلان کی جانب کرتے وہ بولی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اس انسان کو ڈھونڈتے ہیں۔" بھیگی سیاہ آنکھوں میں ڈھیروں جزبات لیے ماہبیر مضبوط لہجے میں بولی اور اس سے نظریں ہٹا گئی۔

"ایک اور بات بھی ہے۔" اس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھتے اجلان جھجک کر بولا۔

"ہمم؟" گال سُرخ تھے اور لب آپس میں بھینچ رکھے تھے۔ نظریں مصنوعی سنہری پتے پر جمائے، اس کے گلے سے بمشکل نکلا تھا۔

"خالہ کے بارے میں۔" اجلان کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ آگے بول سکے۔ اتنا مشکل کیوں تھا یہ خبر اُسے دینا۔ کئی سال وہ اس قسم کی خبریں دوسروں کو دیتا رہا ہے۔ مقتول کے لواحقین کو بتاتے ہوئے وہ کبھی کمزور نہ پڑا تھا۔ افسوس اور ہمدردی ہوتی تھی مگر اس قدر تکلیف تو کبھی نہ ہوئی تھی جتنی اب ہو رہی تھی۔ کیا وقت گزرنے کے ساتھ یہ عورت اُسے اتنی عزیز ہوتی جا رہی تھی؟ اگر نہیں تو اس کے آنسو اس قدر تکلیف کیوں دیتے تھے؟ اور اگر ہاں تو پھر یہ تکلیف شائد کبھی کم نہ ہو گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

"اب یہ مت کہنا کہ اماں کی موت بھی طبعی نہیں تھی۔" ماہبیر نے التجائیہ لہجے میں کہا۔ اجلان سر جھکا گیا۔ اور اس پل ماہبیر ارمغان کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا۔ کلیجہ جیسے منھ کو آیا تھا۔ ایک گہری سانس اس کے منھ سے خارج ہوئی اور وہ بھیگی آنکھوں میں تکلیف لیے ہنس دی۔ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے وہ تکلیف سے ہنسی تھی۔ ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھرا تھا اور اجلان سکندر کا دل بھی ڈوب کر اُبھرا تھا۔ وہ بے بسی سے لب بھینچے اُسے دیکھے گیا۔ وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا؟ وہ اس پل، اس لمحے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اپنی اسی بے بسی سے اُسے حد درجہ نفرت تھی۔

ماہبیر نے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر اپنا نتیجہ نکالا۔ سیاہ آنکھوں میں بے یقینی اور شاک تھا۔ یکبارگی، اس کے ہونٹوں کے درمیان سے آہ بھری ہنسی نکلی۔

"پتہ ہے اجلان؟ مجھے اس پل سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں؟ میں قسمت پر ہنسوں یا روؤں؟ مجھے کیا کرنا چاہیے؟" چند لمحوں بعد، اجلان کو دیکھتے اس نے بھیگے لہجے میں سوال کیا۔ وہ اس پل اپنے تاثرات، اپنے جزبات چھپانا نہیں چاہتی تھی۔ ساڑھے پانچ سالوں سے یہ کام کرتے کرتے وہ تھک گئی۔ اب وہ چاہتی تھی کہ کوئی اس کے آنسوں دیکھتا۔ اس کو تسلی دیتا۔ اس کی تکلیف کا کسی کو تو علم ہوتا۔ ہونا چاہیے نا؟

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کسی کی جان لینا اتنا آسان ہوتا ہے؟ کسی کے ماں باپ کو ان سے چھین لینا، کسی کی زندگی کو دوزخ میں بدل دینا، کسی کو جیتے جی مار دینا، اتنا آسان ہوتا ہے؟" وہ رونے کے قریب تھی۔

"ماہبیر، میں۔۔" اجلان نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر ماہبیر نے اس کی بات کاٹ دی۔

"تمہیں پتہ ہے اجلان؟ بابا کی موت کے بعد میں ایک دفعہ بھی ان سے ملنے ان کی قب۔۔ قبر پر نہیں گئی۔ اماں کا چہرہ بھی آخری مرتبہ نہیں دیکھا میں نے۔ جن لوگوں سے محبت ہو، ان کی قبر پر جانا، ان کا مردہ چہرہ دیکھنا آسان ہوتا ہے؟" ماہبیر نے سوال کیا اور پھر بھیگے چہرے سے مسکرا دی اور گہری سانس لیتی پھر بولی۔

"نہیں ہوتا، اجلان۔ بلکل نہیں ہوتا۔" وہ خاموش ہو گئی اور اجلان کو یوں لگا جیسے ساری دنیا ہی خاموشی میں ڈوب گئی ہو۔ ماہبیر کس تکلیف سے گزر رہی تھی، اس کا اندازہ اجلان سکندر کو نہیں تھا۔ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

"میں دُرِ کو یہ سب کیسے بتاؤں گی، اجلان؟" جھکی نظریں اٹھاتے اس نے ایک بار پھر سوال کیا۔ بے بسی سے۔ اجلان سکندر خاموش رہا۔ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں اُسے ابھی یہ سب بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔کچھ وقت بعد بتادینا۔" اجلان فکرمندانہ انداز میں بولا۔ماہبیر اس کی بات پر ہلکا سا ہنس دی۔تکلیف بھری ہنسی۔یکبارگی،وہ اپنی کرسی سے اُٹھی اور کچھ کہے بنا،لمبے لمبے ڈگ بھرتی سیڑھیوں سے اپنے کمرے کی جانب چل دی۔اجلان سکندر کی نظروں نے اس کے اوجھل ہوجانے تک پیچھا کیا۔اس کی سیاہ آنکھوں میں اب کے تکان نہیں تھی۔تکلیف تھی،فکر تھی،سوچ تھی اور بے بسی تھی۔

---☆---☆---☆---

ناشتے کی ٹیبل پر معمول کی خاموشی تھی۔واحد آواز فقط برتنوں کے آپس میں ٹکرانے کی تھی۔مختلف قسم کے لوازمات سے سجی یہ میز۔جس میں سے بہت کم کھایا جاتا تھا اور باقی یا تو ضائع ہوجاتا یا پھر اس گھر کے ملازمین چھپتے،چھپاتے اپنا پیٹ بھر لیتے۔

"کل میں ماہبیر سے ملی تھی۔" یکبارگی،امل کی آواز ٹیبل پر گونجی۔

"اچھا؟کیا بات ہوئی پھر؟" احتشام نے مسکرا کر پوچھا۔ایک خوشگوار مسکراہٹ۔امل کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی جو خالد صاحب کی نظروں سے اوجھل نہ تھی۔بات سمجھتے وہ ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کھانے کی جانب دوبارہ متوجہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس نے انکار کر دیا ہے۔" نظریں چُراتے اس نے بتایا۔ سماعت تک یہ جواب پہنچتے ہی احتشام کے چہرے سے مسکراہٹ فنا ہوئی۔

"کیا کہا اس نے؟" نا سمجھی سے مسکراتے اس نے دوبارہ پوچھا۔ یوں جیسے اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی تھی۔

"وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ وہ ذہنی طور پر تیار نہیں۔" امل نے ایک بار پھر اپنا جواب دہرایا۔ احتشام کی گرفت اپنے ہاتھ میں تھامے چھری اور کانٹے پر مضبوط ہوئی۔ لب آپس میں بھینچ لیے اور ماتھے کی رگیں تن گئیں۔ سیاہ آنکھوں کی ٹھنڈک میں کچھ اور اضافہ ہوا۔ یکبار گی، اس نے چھری اور کانٹا ٹیبل پر پھینکتے، کُرسی پیچھے کو کی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی سمت چل دیا۔ امل نے بے تاثر نظروں سے اسے باہر جاتے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی۔ خالد صاحب نے اپنا سر اٹھانے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔

"حیدر سے اس بارے میں بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اپنے رعب دار اور سنجیدہ لہجے میں انہوں نے اس سے کہا اور امل نے حیرانی سے ان کی جانب دیکھا۔ بہت کم وہ اسے مخاطب کرتے تھے۔ جب بھی کرتے تھے لہجہ یہی ہوتا تھا اور نظریں کسی کتاب کی جانب۔

"جی، بہتر۔" امل نے ان کو ناشتے میں مصروف دیکھتے کہا۔ پھر کچھ سوچ کر بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو کوئی افسوس نہیں ہوا؟" نہ جانے کس احساس کے زیرِ اثر اس نے سوال کیا تھا۔

"کس بات پر؟ اس لڑکی کے انکار پر؟ ہنہہ۔ اچھا ہی کیا اس نے۔ میں ویسے بھی اس قسم کی لڑکی کو خاندان کا حصہ بنانے کے سخت خلاف ہوں۔" خالد صاحب نے طنزیہ لب و لہجہ اختیار کیا۔

ان کے الفاظ پر امل کا چہرہ سفید ہوا۔

"وہ بہت اچھی لڑکی ہے، بابا۔"

"جانتا ہوں۔ ہر روز اس کو دیکھتا ہوں ٹی وی پر۔ حال تو یہ ہے کہ چینل بدلتے ہی اس کا شوہر بھی بدل جاتا ہے۔" نیپکن سے منہ پونچھتے وہ اٹھے اور چل دیے۔

ہمیشہ کی طرح اس ٹیبل پر اکیلے رہ جانے والے وجود کا دل دُکھا تھا۔ شائد اس وجہ سے کہ جو کچھ وہ کہہ کر گے تھے، تھی تو حقیقت۔ الفاظ کے چناؤ اور لہجے کے میٹھے ہونے سے کیا فرق پڑتا؟ حقیقت تو وہی رہنی تھی جو وہ بیان کر کے گئے تھے۔

---☆---☆---☆---

ایک ہاتھ جیب میں ڈالے اور دوسرے میں پکڑے فون کو کان سے لگائے وہ چہل قدمی کر رہا تھا۔ صبح کا وقت تھا لہذا موسم معتدل تھا۔ رف سی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ کسی سے بات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے میں محو تھا۔ یہ اجلان سکندر کی طبیعت ہی تھی کہ کپڑے ہونے کے باوجود وہ رف اور ڈھیلی ڈھالی شرٹز پہنے کو ترجیح دیتا تھا۔ وہ اسی میں آرام دہ محسوس کرتا تھا۔

"مجھے خالد صاحب کے گھر کی سی سی ٹی وی فوٹیج چاہیے ایک رات کی۔ بلکہ دو تین دنوں کی۔" اجلان سکندر نے چہل قدمی کرتے ہوئے فون پر موجود شخص سے کہا۔

"کیوں؟" آگے سے سوال ہوا تھا۔

"مجھے شک ہے ایک۔ میں بس اس کو دور کرنا چاہتا ہوں۔" غیر واضع جواب آیا تھا۔

"کیسا شک؟"

"مجھے شک ہے کہ اس رات خالو خالد صاحب سے ملنے گئے تھے، ریان۔"

"وہ کیوں جائے گیں وہاں پر؟" ریان نے سوال کیا۔

"دونوں دوست رہے ہیں۔ خالو کو یقین نہیں آیا ہو گا جب ڈر گز خالد صاحب کے فارم ہاؤس سے ملے ہوں گیں۔ وہ یقیناً ان سے تفتیش کرنے گئے ہوں گیں یا پھر ایف۔ آئی۔ آر درج کرنے سے قبل اپنا شک دور کرنے۔ دونوں صورتوں میں مجھے کنفرم کرنا ہے۔" اجلان نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے۔میں کوشش کرتا ہوں مگر اس میں کچھ وقت لگے گا۔سی سی ٹی وی فوٹیج اتنی آسانی سے نہیں نکلوا سکتا میں۔" ریان نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"وقت ہی تو نہیں ہے، ریان۔ماہبیر کو میں سب کچھ بتا چکا ہوں۔ابھی وہ شاک میں ہے مگر جلد ہی سنبھل جائے گی۔میں چاہتا ہوں کہ جلد اس معاملے کو نمٹا دوں۔پہلے ہی وہ بہت ہرٹ ہے۔" وہ گلی کے آخر تک پہنچ چکا تھا۔قدم واپس کو موڑے اور پھر سے چلنا شروع کیا۔

"احتشام کی بجائے تم کیوں نہیں اس سے شادی کر لیتے۔میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔" حیدر نے اس سے پوچھا۔

اس کے قدم ایک لمحے کو رُکے اور اجلان سکندر خاموش ہو گیا۔یہ وہ بات تھی جو وہ تنہائی میں بھی خود سے نہیں کہتا تھا۔خاموشی کا دورانیہ لمبا ہوا تو ریان بول اٹھا۔

"او بھئی، کال تو نہیں کاٹ دی؟" حیدر کی آواز دوبارہ آئی تو اجلان سکندر نے گہری سانس لے کر دوبارہ چلنا شروع کیا۔

"میں اس سے شادی نہیں کر سکتا، ریان۔وہ محبت ضرور ہے مگر اُسے اپنانے کا فیصلہ عرصہ ہوا میں بدل چکا ہوں۔اس شادی سے کوئی بھی خوش نہیں ہو گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور تم؟ تم خوش رہ سکو گے؟" ریان نے تیکھے لہجے میں سوال کیا تھا۔ حسبِ روایت، وہ اس جواب پر ہمیشہ کی طرح خفا ہوا تھا۔

"میرا کیا ہے؟ میں ابھی بھی خوش نہیں اور تب بھی نہیں ہوں گا۔ وہ تو سکون سے رہ سکے گی نا۔ یہی بہت ہے۔" اجلان سکندر نے کندھے اچکا کر یوں کہا جیسے کوئی بڑی بات نہ تھی۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تم انہیں خوش نہیں رکھ سکتے؟ کیا محبت میں مبتلا شخص کی اولین ترجیح اپنے محبوب کی خوشی نہیں ہے؟" ریان نے سنجیدگی کے ساتھ سوال کیا۔ اجلان سکندر گہری سانس لے کر رہ گیا۔ وہ چلتے چلتے جنید منزل سے ذرا آگے کو پہنچ چکا تھا۔ جنید منزل ایک گھر چھوڑ کر اس کے پیچھے تھی۔

"اس کی خوشی کی فکر ہے، اس لیے یہ فیصلہ لیا ہے۔ وہ بلاشبہ بہت اچھی ہے، صورت کی بھی اور سیرت کی بھی۔ پھر بھی ہم دو الگ دنیاؤں کے لوگ ہیں، ریان۔ میں اس سے محبت کا اقرار ساری دنیا کے سامنے بابنگِ دہل کر سکتا ہوں، مگر اسے اپنا نہیں سکتا۔ ساری زندگی کی تلخ لڑائیوں سے بہتر ہے کہ کچھ عرصے کی یہ تلخی برداشت کر لوں۔ جب مجھے معلوم ہے کہ میں اس کا شوبز میں ہونا برداشت نہیں کر سکتا تو پھر کیوں جانتے بوجھتے اُسے اپناؤں؟" اجلان سکندر لب بھینچتے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ ابھی محض محبت ہے۔اس پر حق نہیں جما سکتا،اس لیے خاموش ہوں۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے بُرا نہیں لگتا۔تکلیف ہوتی ہے مجھے۔جب بھی اسے کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھتا ہوں۔تکلیف ہوتی ہے جب ساری دنیا کی نظریں اس کے سجے سنورے وجود پر دیکھتا ہوں۔درد ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ اس نے خود کو اتنا گرا لیا ہے کہ صابن، شیمپو، آئل، بسکٹ وغیرہ کے اشتہار دیتی ہے۔مگر خاموش رہتا ہوں۔محض اس وجہ سے کہ وہ میری پابند نہیں ہے۔وہ صرف محبت ہے،بیوی نہیں۔بیوی بن کر یہ کام کرے گی تو میں سہہ نہیں پاؤں گا۔" اجلان سکندر بولے گیا اور ریان سنتا گیا۔تکلیف تھی، شکوہ تھا یا کیا۔وہ خود کو روک نہیں پایا۔دل بوجھل تھا اور کسی کے سامنے تو ہلکا ہونا تھا۔ریان ہی سہی۔

" کبھی کوئی شوہر بھی یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی بیوی دوسرے مردوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرے۔دوسرے مرد آسانی سے اُسے چھو سکے؟ کیا شوہر کو یہ گوارہ ہے کہ اس کی بیوی خود کو لوگوں کی تفریح کا سامان بنا لے؟ سوشل میڈیا کی پوسٹز پڑھنا، ریان۔ایک ہی عورت کو تین مختلف مردوں کے ساتھ دکھا کر لوگ اپنی آراء پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ عورت اس مرد کے زیادہ اچھی لگ رہی ہے اور اس مرد کے ساتھ اس عورت کا کپل نہیں بنتا اور اس عورت کے حقیقی شوہر کا تو کہیں ذکر ہی نہیں ہوتا۔" اجلان سکندر ایک ہی سانس میں بولے گیا یوں جیسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی بھڑاس نکال رہا ہو۔ بولتے بولتے تھک گیا تو خاموش ہوا۔ "نہیں برداشت ہوتا، یار۔ محبت کیلیے نہیں ہوتا تو بیوی کیلیے کیوں ہو گا؟" وہ اپنے پیچھے کھڑے وجود سے بے خبر، اپنی رو میں بولے گیا۔

اجلان سکندر نے بے بسی کے ساتھ اپنی بات کا اختتام کیا۔ ریان خاموشی کے ساتھ سنتا رہا۔ اجلان کے بات مکمل کرنے کے بعد بھی وہ خاموش رہا۔ جیسے الفاظ ختم ہو چکے تھے یا چھین لیے گئے تھے، معلوم نہ ہو سکا۔

"وہ مجھے بہت عزیز ہے، ریان۔ بہت زیادہ۔ اور جو عزیز ہوں، انہیں تکلیف نہیں دیا کرتے۔ میرے پاس اس کیلیے تکلیف ہو گی۔ میں اُسے تکلیف نہیں دینا چاہتا، بس۔" آخر میں اپنے لب کاٹتے، وہ بے بسی سے بولا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے پاس ان کیلیے تکلیف ہے۔ ورنہ تو تم ان کا نقصان کر رہے ہو، ایک اچھے انسان سے دور رکھ کر۔" ریان نے خفگی سے کہا تھا۔ اجلان سکندر ہنس دیا۔ یوں جیسے بچے کی بات پر ہنسا جاتا ہے۔

"یکطرفہ محبت میں ہمیشہ ایک انسان کا نقصان ہوتا ہے جو میرا ہو رہا ہے۔ تم فکر نہ کرو، اس کا نقصان میں مر کر بھی نہیں کروں گا۔" اجلان سکندر نے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم۔۔۔تم بہت ڈھیٹ ہو، اجلان سکندر۔" ریان نے لاجواب ہوتے، خفگی سے کہا۔ اجلان سکندر ہنس پڑا۔ وہ ہمیشہ خفگی کا اظہار کرتا تھا جب لاجواب ہوتا تھا۔ اجلان سکندر کا دل ہلکا ہوا۔

"مجھے ہفتے کے اندر اندر فوٹیج چاہیے۔ خُدا حافظ۔" مسکراتے ہوئے اس نے فون بند کیا اور تیار ہونے کی غرض سے گھر کی جانب مڑا ہی تھا کہ اپنے پیچھے کھڑے وجود کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

اجلان سکندر اپنا دل ہلکا کرنے کے چکر میں کسی اور کا دل دُکھا بیٹھا تھا۔

---☆---☆---☆---

آج خلافِ معمول ای-ڈی کے آفس کی پاور سیٹ خالی تھی۔ گردن گھماؤ تو آفس کے مختصر سے سیٹنگ ایریا میں، صوفہ پر بیٹھا احتشام سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ سیاہ نظریں تخت نما کرسی اور اس کے سامنے رکھی شاہانہ میز پر جمی ہوئی تھیں۔ نیلا آسمان جس پر سفید روئی کے جیسے بادل ٹولیوں کی صورت موجود تھے۔ سورج کی کرنیں، گلاس وال کے راستے، چھن سے اندر آتیں اور پاور سیٹ کو اپنی روشنی میں نہلا رہی تھی۔ میز پر رکھی اس کی نیم پلیٹ سنہری روشنی میں چمک رہی تھی۔ "احتشام خالد"۔ یکبارگی، اس وجود نے گہری سانس لی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ کرسی، یہ تخت اور پیسے کی یہ سلطنت ہمیشہ اس کی خواہش تھی۔اور ایسا کب ہوا تھا کہ اس نے جو چاہا تھا، اس کو پایا نہ تھا؟ پہلے اپنے باپ کے کندھوں کا سہارا لے کر اس نے اپنی خواہشات پوری کیں۔ گزرتے وقت کے ساتھ باپ کی نظروں اور اس کی حکمرانی میں رہنا اسے چبھنے لگا تھا۔ جن کندھوں پر چڑھ کر اس نے خواہشات کو حاصل کیا تھا، وہ کندھے اسے اپنے جوتے میں پھنسے کنکر کی طرح چبھنے لگے۔ شائد قسمت مہربان تھی یا اس کے اندر پنپتے درندے طاقت ور ہو رہے تھے کہ موقع ملتے ہی اس نے ان سہاروں سے جان چھڑائی تھی۔ان سے جان چھڑانے کی بھی ایک بھاری قیمت ادا کی تھی اس نے۔فقط، وہ قیمت احتشام خالد کے نزدیک کچھ بھی نہ تھی۔

نومبر، 2019:

سفید بوٹ میں مقید قدم اس نے اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔اٹھتے قدموں کی رفتار سست اور ان میں موجود لرزش واضع تھی۔اس نے سیاہ جینز پر سفید ہڈی پہن رکھی تھی۔ہاتھ ہڈی کی جیبوں میں ڈالے، سیاہ آنکھوں میں سُرخ ڈوریاں لیے وہ نشے کے عالم میں تھا۔ یکبارگی، اس کے قدم کسی نم شے کے اوپر آئے تھے۔اس نے سر جھکا کر دیکھا تو اپنے سفید بوٹوں کو سُرخ سیال میں ڈوبے پایا۔ نشہ بھک سے اُڑا اور آنکھیں خوف کے عالم میں پھیل گئیں۔راہداری میں جلتی مدھم بتیوں کی روشنی میں بھی وہ اپنے والدین کے کمرے کا دروازہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہچان گیا۔خوف اور بے یقینی کے عالم میں اس نے جلدی سے دروازے کو دھکیلا۔دروازہ کھُلنے پر جو منظر اس کی آنکھوں نے دیکھا، وہ اُسے حواس باختہ کرنے کیلیے کافی تھی۔

سیاہ لباس میں ملبوس، اس کی ماں زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔سُرخ خون کا ایک تالاب تھا جو اس کے سر سے بہہ رہا تھا۔اس کے قریب ہی ایک گلدان ٹوٹا پڑا تھا۔احتشام کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا۔اس کی بے یقین نظروں نے اپنی ماں کے وجود سے کمرے میں موجود دوسرے وجود تک کا سفر طے کیا۔شب خوابی کے لباس میں ملبوس، اس کا باپ بھی انہی نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔یکبارگی، اس کی نظروں نے احتشام کو دیکھا اور وہ کسی دیوانے کی طرح اس کی طرف لپکا تھا۔

"احتشام! احتشام! دیکھو، میں نے کچھ نہیں کیا۔یہ سب۔۔یہ سب تمہاری ماں کی وجہ سے ہوا ہے۔وہ پہلے مجھ پر چیخی تھی۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا!" خالد صاحب نے اپنے بیٹے کے کندھوں کو مضبوطی سے تھاما اور اس کا رُخ اپنی طرف کھینچتے، حواس باختہ ہوئے تھے۔

احتشام نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا اور دوسری نظر اپنی ماں کے وجود پر ڈالی۔بے یقینی سے یقین کا سفر طے ہوا تھا۔آنکھوں کا خوف یک دم غائب ہوا اور اس کی جگہ ازلی ٹھنڈک نے لے لی جو ان کا خاصہ تھی۔دل کی دھڑکن معمول پر آئی تھی اور ذہن نے ممکنہ منصوبہ سازی شروع

www.novelsclubb.com

کی تھی۔احتشام نے آہستگی کے ساتھ اپنے کندھوں کو باپ کے شکنجے سے آزاد کرایا تھا۔ایسا کرتے اس کے ماتھے پر کچھ بل نمودار ہوئے جو اس کی ناپسندیدگی کی علامت تھی۔قدم قدم چلتا وہ اپنی ماں کے قریب آکر رُکا اور اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔انگلیوں کو اس کی گردن پر رکھے اس نے کچھ محسوس کرنا چاہا۔پھر ناک کے قریب کے لے جا کر اس نے سانس کی آمدورفت جانی۔سُرخ سیال میں اُبھرتے اس کے عکس نے گردن موڑی اور اپنے باپ کو دیکھا جو کسی حد تک سنبھل چکا تھا۔

"وہ ٹھیک ہے؟"سنجیدہ اور سنبھلے ہوئے لہجے میں پوچھنے کی کوشش کی اور کسی حد تک کامیاب ہوئے۔احتشام اس اچانک تبدیلی پر طنزیہ مسکرا اٹھا۔

"مر چکی ہیں۔"تین الفاظ اور خالد صاحب کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا۔ان کی ٹانگوں نے بوجھ اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اپنے شاہانہ پلنگ پر ڈھے گئے۔احتشام خالد کی سیاہ آنکھوں میں دُکھ نہ تھا۔عجب سی طمانیت تھی ان یخ بستہ آنکھوں میں۔جینز کی پچھلی جیب سے موبائل فون نکالتا وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور کال ملا کر فون کان سے لگا یا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جلدی پہنچواِدھر۔" ٹھنڈے اور سنجیدہ لہجے میں تین لفظ کہے اور فون بند کرتا اپنے باپ کی جانب بڑھا۔ان کے پاس رُکتے، سائیڈ ٹیبل کے دراز میں سے کچھ گولیاں نکالیں اور ان کے ہاتھ میں زبردستی تھمائیں۔

"کھائیں اور آرام کریں۔آپ کو تو ویسے بھی قتل کے بعد سونے کی عادت ہے۔" احتشام نے طنز کیا تھا۔

"تم کیا کرنے لگے ہو؟" خالد صاحب نے خطا ہوتے اوسان کے ساتھ پوچھا۔

"وہی جو میں ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں۔" اس کا اتنا کہنا تھا اور خالد صاحب نے خاموشی کے ساتھ اس کے ہاتھ سے دوائیں لیں اور نگل لیں۔

احتشام نے اپنے قدم موڑے اور اپنی ماں کے قریب آیا۔ایک گھٹنا زمین پر ٹکا کر اس کے پاس بیٹھا۔اس کے پیچھے، پلنگ سے ٹیک لگائے بیٹھے خالد صاحب پر غنودگی طاری ہونے لگی تھی۔

احتشام نے آہستگی کے ساتھ اپنی ماں کا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ تھاما اور لبوں کے ساتھ لگایا۔پہلی مرتبہ، ان سیاہ آنکھوں میں تکلیف کے تاثرات اُبھرے۔گلے میں گرہیں بندھی تھیں اور آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔ایک آنسو ٹوٹ کر گرا اور گال پر پھیلتا تھوڑی تک پہنچا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب آپ سکون سے رہ سکے گیں، ممی۔اب مجھے آپ کے آنسو نہیں دیکھنے پڑے گیں۔اچھا ہے نا؟"سوال میں معصومیت سی تھی۔

"یہ سب سنبھال لینا، جمیل۔کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔"اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کرتے احتشام نے کہااور اُٹھ کھڑا ہوا۔جمیل کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات دیکھے بنا وہ کمرے سے باہر چل دیا۔

البتہ، جمیل کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔یوں گویا کوئی مردہ ہو۔

موجودہ دن:

وہ ابھی ماضی کی گرد میں اٹی یادوں میں اور سفر کرتا کہ اس کے فون پر بجتی گھنٹی اسے حال میں لے آئی۔

"بولو جمیل۔"

آگے سے جمیل نے نہ جانے کیا کہا تھا کہ احتشام کے تاثرات بدل گئے۔ان تیکھے نقوش کے تاثرات میں آتی تبدیلی نے کچھ ہونے کا عندیہ دیا۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے کمرے سے ملحقہ بالکونی میں رکھے جھولے پر بیٹھی کتاب پڑھنے میں مگن تھی۔ فقط، نہ دل کتاب میں لگ رہا تھا اور نہ دماغ۔ جس شخص کا دھیان ہمہ وقت اس کے ساتھ تھا، وہ نہ اس کے سامنے تھا اور نہ اس سے کوئی رابطہ تھا۔ قریب رکھے فون کی طرف نظریں جاتیں، ہاتھ بڑھتا اور پھر کوئی خیال اس ہاتھ کو واپس کھینچ لیتا۔ پچھلے بیس منٹ میں کوئی دسویں مرتبہ وہ یہ عمل دہرا چکی تھی اور ہر مرتبہ سر جھٹک کر دوبارہ کتاب کی طرف متوجہ ہوتی۔ یکبارگی، اس کا فون بجا اور بجلی کی سی پھُرتی کے ساتھ اس نے فون پکڑ کر کان سے لگایا۔ آگے سے جو آواز سننے کو ملی، اس نے امل کو تھوڑا مایوس کیا۔ وہ کسی اور کی آواز سننے کی منتظر تھی۔

"الحمدللہ، تم سناؤ؟ کیسی ہو، آمنہ؟" امل نے لہجے میں خوشگواری لانے کی کوشش کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو ٹھیک ہوں۔ تم نے کوآرڈینیٹر کی پوسٹ کیلیے تم نے اپلائے کیا تھا نا؟" آمنہ نے خوشی سے لبریز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ انٹرویو بھی ہو گیا تھا۔ کیوں؟ کیا ہوا؟" امل نے پوچھا۔

"پھر تم کب سے جوائین کر رہی ہو؟" آمنہ نے پوچھا۔

"کیا مطلب؟ میں سیلکٹ ہو گئی؟" حیرانی سے سوال کیا گیا تھا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ تمہارے ہوتے ہوئے کوئی اور سیلکٹ ہو سکتا تھا؟ ویسے میم چاہ رہی ہیں کہ تم اگلے مہینے سے ہی جوائن کر لو۔" آمنہ نے مصنوعی حیرت سے کہا اور پھر پیغام پہنچایا۔

"اچھا؟" امل نے حیرانی سے کہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے۔ میں اگلے مہینے آجاؤں گی۔ کچھ ہی دن ہیں اس میں بھی۔" حامی بھرتے وہ بولی۔ پھر کچھ اور مختصر باتوں کے بعد امل نے فون رکھ دیا۔ اسکول میں وہ بطور استاد پہلے بھی نوکری کرتی رہی تھی مگر پھر خالد صاحب کی صحت کی وجہ سے کچھ عرصے کیلیے چھوڑنا پڑا۔ گو کہ، خالد صاحب کی نہ یہ خواہش تھی اور نہ ضرورت مگر وہ بیٹی کے طور پر ان کا خیال رکھنا اپنی ذمہ داری سمجھتی تھی۔ اب جب کہ ان کی صحت بحال ہو چکی تھی تو اس نے ایک بار پھر سے اپنی پچھلی روٹین کو جاری کرنا چاہا تھا۔

فون رکھتے جو پہلا خیال اس کے ذہن میں آیا، وہ یہ کہ یہ خبر وہ کس کو بتائے؟ کراچی کے ایک میں اب وہ ایک کور آڈینیٹر کے مقام پر کام کرنے جا رہی تھی۔ یہ اگر کوئی بڑے تعلیمی ادارے بڑی بات نہ تھی تو زیادہ چھوٹی بھی نہ تھی۔ مگر وہ بڑی کامیابی کی خوشی بھی کس کے ساتھ مناتی؟ باپ کے ساتھ؟ جو دو دنوں میں اس کے ساتھ محض دو جملے بولتا تھا۔ بھائی کے ساتھ؟ جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر وقت اپنے گھٹیا کاروبار کے ذریعے دوسرے گھروں کی خوشیاں برباد کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ یا پھر اپنے شوہر کے ساتھ؟ جو لفظوں کے ساتھ تو ماہر تھا مگر عمل اس کا یہ تھا کہ دو مہینوں سے کوئی بات نہ کی تھی۔ یہ سوچتے کی چہرے کی مسکراہٹ دور جا سوئی تھی۔ دل کھٹا ہوا تھا اور گلے میں نہ جانے کہاں سے آنسوؤں کا گولا پھنسا تھا۔ رشتے نہ ہوں تو ان چیزوں کا دُکھ بھی کچھ کم ہو مگر رشتے ہوتے ہوئے بھی یوں نظرانداز کیے جانا جیسے وہ کوئی فالتو سامان تھی، تکلیف دہ تھا۔ بہت زیادہ تکلیف دہ۔

گود میں رکھی کتاب میں ایک انگلی پھنسائے، بھوری آنکھوں کو آسمان میں پرواز کرتے پرندوں پر ٹکائے وہ سوچوں میں گُم تھی۔ کندھوں تک آتے بال فلوقت ڈھیلے ڈھالے جوڑے میں بندھے ہوئے تھے۔ دو لٹیں چہرے کے دونوں اطراف جھول رہی تھیں۔ یکبا گی، مردانہ کلون کی خوشبو اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ اُس کے جھولے کو کسی نے جھولنے سے روکا تھا۔ امل چونکی اور نوادارد کو دیکھنے کیلیے مڑنے ہی لگی تھی کہ کسی نے اپنے ہاتھ اس کی آنکھوں پر نرمی سے ٹکا دیے۔ امل اپنی جگہ پر جم گئی۔ حیرانی کے ساتھ۔ بے یقینی کے ساتھ۔ اس نے گہری سانس اندر بھرتے کلون کی مہک کو محسوس کیا تھا۔ دماغ نے اس خوشبو کو پہچانا تو دل کی دھڑکن تیز

ہوئی تھی۔ یہ کلون ایک ہی شخص استعمال کرتا تھا۔ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے وہ ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹائے اور آہستگی کے ساتھ پیچھے مڑی۔

وہ ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش تھا۔ چہرے پر ایک خوبصورت مسکان اور سرمئی آنکھوں میں اس کا عکس تھا۔ امل نے پلکیں جھپکائیں۔ وہ وہی کھڑا تھا۔ یہ اس کا گمان نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں دھوکہ نہیں کھا رہی تھیں۔ وہ واقعی وہی تھا۔ سیاہ شرٹ اور جینز پہنے۔ امل کے ماتھے پر بلوں کا جال اُبھرا۔ چہرہ سُرخ ہوا تھا اور آنکھیں کچھ اور بھیگی تھیں۔ لب آپس میں زبردستی سے بھینچتے اس نے حیدر کا ہاتھ جھٹکا اور تیزی سے اُٹھتے، اپنے پاؤں میں جوتی گھسانے لگی۔ حیدر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔ اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے وہ جلدی سے اس کے سامنے آیا تھا۔

"پیچھے ہٹو!" حیدر کو اپنا راستہ روکتا دیکھتے امل نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔

"پہلے میری بات تو سن لو۔" حیدر بیچارگی سے بولا۔

"مجھے نہیں سننا۔ راستہ دو!" ہنوز اُسی لہجے میں سامنے دیکھتے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا، میری طرف تو دیکھ لو۔" بیچارگی کے ساتھ کہا گیا تھا۔ امل نے غصے سے سُرخ ہوتے چہرے کو اس کی طرف موڑتے ایک شعلہ بار نظر ڈالی۔ حیدر کا دل ڈوب کر اُبھرا۔ کاش وہ اسے کہتا ہی نہ۔ اس نے سوچا۔

"کیا دیکھوں میں تمہاری طرف؟ ہاں؟ تم کون ہو؟ کیا لگتے ہو میرے؟" امل کی آواز اونچی اور لہجہ تیز ہوا تھا۔ لب بھینچتے اس کی گردن کی رگیں بھی تن گئیں۔ آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

"میں بہت زیادہ مصروف رہا تھا پچھلے دو مہینوں میں۔ میرا۔۔" حیدر نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر امل نے اس کی بات کاٹتے غصے سے کہا۔

"بھاڑ میں گئی ایسی مصروفیت کہ ساٹھ دنوں میں ایک فون نہ کر سکے تم اپنی بیوی کو۔ پیچھے میں کیسی ہوں؟ زندہ ہوں یا مر گئی ہوں۔ تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟ مجھے تو کسی فالتو سامان کی طرح رکھا ہوا ہے نا؟ جب جی چاہا مسکرا کر باتیں کر لیں اور جب جی چاہا حال تک نہ پوچھا۔" ہاتھوں کو ہلا ہلا کر وہ غصے سے بول رہی تھی اور حیدر خاموشی سے سن رہا تھا۔ سر جھکائے، بنا کچھ کہے۔ اسے خاموش دیکھتے امل کا غصہ کچھ اور بڑھا۔

"اب چپ کر کے، سر جھکا کر کھڑے ہو جاؤ۔ کچھ بولو گے بھی؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔ تم اپنی بات ختم کر لو پہلے۔" حیدر اسے دیکھتا سادگی سے بولا۔

"کیوں؟ ہر دفعہ کال میں کروں، بولوں میں۔ تم سر جھکا کر کھڑے ہو جاتے ہو؟ اپنی غلطی بھی نہیں مانتے اور پھر بنا کچھ کہے چلے جاتے ہو۔ کب تک ایسا ہو گا، حیدر؟ کب تک تم کچھ کہے بنا مجھے ہوا میں معلق کر کے جاتے رہو گے؟ کب تک مجھے تمہاری کال کا، تمہارے بولنے کا انتظار کرنا ہو گا؟ تم۔۔ تم۔۔انتہائی فضول انسان ہو۔" وہ اس سے لڑنا چاہتی تھی اور یہ خاموشی سے کھڑا، پہلے ہی ہتھیار ڈال چکا تھا۔ امل کا غصہ کچھ اور بڑھا۔ ناراضگی کی مدت میں کچھ اور اضافہ ہوا۔

"تم کہی نہیں ہوتے، حیدر۔" چیخ چیخ کر جب وہ تھک چکی تو ڈھے جانے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔ گلا آنسوؤں کا بوجھ سنبھالتے سنبھالتے درد کرنے لگا تھا اور لہجہ بھاری ہونے کے ساتھ ساتھ گیلا ہوا تھا۔

"تم کہی نہیں ہوتے۔ نہ میری خوشی میں نہ میرے غم میں۔ سب کچھ جانتے بوجھتے، تم کچھ نہیں کرتے۔ میں خوش ہوں، اداس ہوں، تکلیف میں ہوں، کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ کیا میں تم سے بہت زیادہ مانگ رہی ہوں؟ میں نے تم سے کسی شہزادے جیسی توقعات نہیں رکھیں جو مجھ پر اپنا سارا خزانہ لٹا دے۔ لیکن کیا یہ توقعات بھی زیادہ ہے کہ ہم دونوں چند گھڑی بیٹھ کر باتیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرلیں؟ایک کپ چائے کا ساتھ پی لیں؟اپنی خوشی اور غم میں ایک دوسرے کو شریک کریں؟ کیا جو رشتہ ہمارے درمیان ہے،اس کیلیے بہت زیادہ ہے یہ سب کچھ؟"آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اوپر اٹھاتے امل نے پوچھا تھا۔

"اگر تم مجھ سے تنگ آ چکے ہو تو مجھے بتا دو۔کیونکہ میں یہ سب کچھ۔۔"

"امل!"پہلی دفعہ حیدر نے اس ک بات کاٹی۔لہجے میں شاک تھا۔وہ آگے بڑھا اور اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھتے،گود میں دھرے اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

"تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں تم سے اُکتا گیا ہوں؟میں نے مرنا ہے کیا؟"حیدر نے شکوہ کیا تھا۔

"تو میں کیا سمجھوں؟"اپنے ہاتھ چھڑاتے،چہرے کو آنسوؤں سے صاف کرتے،وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔"تم مرد بہت ناشکرے ہوتے ہو کہ تم لوگ سب جانتے ہوئے بھی کہ اس عورت کیلیے کتنے اہم ہو،اس کا خیال نہیں رکھتے یا پھر ہم عورتیں بہت بیوقوف کہ بنا سوچے سمجھے اپنے دلوں کی سب سے اونچی مسند پر تم لوگوں کو بٹھا لیتیں ہیں۔"

"واقعی میں۔"حیدر نے اس کی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا۔نہ جانے کس بات سے اتفاق کیا تھا۔پہلے والی یا دوسرے والی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم لوگ بے حس بھی ہوتے۔" امل نے ایک اور شکوہ کیا۔

"ٹھیک کہا۔"

"تم لوگ جھوٹے بھی ہوتے ہو اور بہانے باز بھی۔"

" صحیح کہہ رہی ہو۔" اس نے ایک بار پھر سے امل کے ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

"مجھ سے بات مت کرو۔" امل نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے خفگی سے کہا۔

"تم سے ہی تو باتیں کرنے آیا ہوں۔" اس پر حیدر نے مسکراتے، اس کا ہاتھ مضبوطی مگر نرمی سے تھاما۔ جھکے سر کے ساتھ اس کی نظریں اپنے ہاتھوں میں مقید امل کے ہاتھوں پر ٹکی تھیں۔ چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے اور پھر حیدر نے بولنا شروع کیا۔ نرمی سے۔ ٹھہر ٹھہر کر۔

"امل۔ میری کبھی یہ کوشش نہیں تھی کہ تم خدشات کے آسمان میں معلق رہو۔ تمہیں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہو ہی نہیں سکتا۔ تم میری خوشی ہو، مسکراہٹ ہو، میری زندگی کے حسین رنگ تم سے ہیں۔ میرے خواب تمہارے حوالے سے ہیں اور میری زندگی میں محض تمہاری جگہ ہے۔ تم میرا حصہ ہو، امل اور تم سے الگ ہونا ممکن نہیں میرے لیے۔ نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب نہ کبھی۔ پچھلی دفعہ بھی میں یہ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں پایا کہ۔۔" حیدر بولتے بولتے رُکا اور کانچ جیسی آنکھیں امل کے روئے روئے چہرے پر جما دیں جس پر خفگی کچھ کم ہوئی تھی۔

"کہ ؟" حیدر اس کے سوال پر مسکرا اٹھا اور ہاتھ چھوڑ دیے۔

"کہ تم خواب سجاؤ اپنی آنکھوں میں۔ بنا کسی ڈر اور خوف کے۔ آج سے تم پر خواب دیکھنا واجب اور مجھ پر انہیں پورا کرنا فرض ہوا۔" سائیڈ ٹیبل پر رکھی سیاہ رنگ کی ڈبیا میں سے ہیرے کی انگوٹھی نکالی اور امل کو پہناتے ہوئے حیدر بولا۔

امل خاموش رہی۔ اپنے ہاتھ کو آنکھوں کے سامنے کرتے، چند لمحے انگوٹھی کو دیکھتے رہنے کے بعد بولی۔

"تم ہر دفعہ یہی کہتے ہو اور پھر غائب ہو جاتے ہو۔ میں کیسے یقین کر لوں کہ اب بھی ایسے نہیں ہوگا؟ مجھے باتیں نہیں چاہیے، حیدر۔" امل نے شکوہ کیا تھا۔

" صحیح کہہ رہی ہو، اس لیے میں پاکستان شفٹ ہو گیا ہوں۔" اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے حیدر بولا تھا۔ امل اس تیزی کے ساتھ گردن موڑی کہ چٹخنے کی آواز آئی تھی۔ اس نے اپنی درد کرتی گردن کو سہلاتے، حیرانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سچ؟"پہلی دفعہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔آنکھوں تک پہنچتی مسکراہٹ۔حیدر نے مسکراتے اثبات میں سر ہلا دیا۔امل ہنس دی۔ساری خفگی لمحے میں ہوا ہوئی تھی۔

"اب تو ناراض نہیں؟"حیدر نے معصومیت سے سوال کیا تھا۔امل نے مسکراہٹ دباتے اسے دیکھا۔

"تم نے مجھے منایا کب ہے؟"مصنوعی خفگی کے ساتھ،آنکھوں کو اس پر جماتے کہا گیا تھا۔حیدر کا دماغ بھک سے اُڑا۔

"تو میں اتنی دیر سے کیا کر رہا تھا؟"

"پتہ نہیں۔مگر میں ابھی بھی ناراض ہوں۔"اس کے پاس اُٹھتے امل نے اس کے تاثرات سے محظوظ ہوتے کہا اور سرعت سے اس کے پاس سے گزرتے،کمرے سے باہر چل دی۔حیدر نے پریشانی اور شاک کی ملی جلی کیفیت سے اسے جاتے دیکھا۔

"کبھی راضی نہ ہونا تم عورتیں۔"خفگی سے وہ بڑبڑایا مگر پھر کچھ سوچتے ہلکا سا ہنس دیا۔خوشی سے،تشکر سے۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے، رضوان صاحب۔ آپ مجھے بتا دیں کہ اس بلڈنگ کے مالک سے ہم کب مل سکتے ہیں؟" پہلی منزل کی راہداری کے درمیان کے کھڑے کھڑے دُرِ کشف نے اپنے ساتھ آئے اس درمیانی عمر کے مرد سے سوال کیا۔ تنقیدی نظروں سے آس پاس کا جائزہ لیتے، وہ ساتھ ساتھ کچھ سوچ رہی تھی۔ گلابی رنگ کے کسی شیڈ کا لباس پہنے، کریم رنگ کی چادر اوڑھے، وہ آج اکیڈمی کیلیئے عمارت دیکھنے آئی تھی۔ اس کے ساتھ کھڑے سفید شلوار قمیض اور سیاہ واسکیٹ میں ملبوس رضوان صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"میم، وہ تو تیار ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ہم آج ہی یہ ڈیل فائنل کر سکتے ہیں۔"

"نہیں۔ آج نہیں۔" اس سے پہلے دُرِ کشف کچھ بولتی، ماہبیر اچانک بول اُٹھی۔ رضوان صاحب نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ بڑے گھیر والا سیاہ فراک جو ٹخنوں تک آتا تھا، سیاہ بالوں کو اونچی پونی میں باندھے ماہبیر نے کہا۔

"ہمیں ابھی کہیں جانا ہے، اس لیے آج نہیں کریے گیں ڈیل۔ ہم آپ کو ٹوکن دے دیتے ہیں۔ اس طرح آپ بھی مطمئن رہے گیں اور ہم بھی۔ باقی ڈیل کیلیے ہم آپ کو رات تک بتا دے گیں۔" ماہبیر نے مسکرا کر، سبھاؤ کے ساتھ کہا۔

"ٹھیک ہے، جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ پچاس ہزار ہیں ٹوکن کے۔" رضوان صاحب نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دس منٹ بعد جب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھیں تو دُرِ کشف کے چہرے پر نہایت غیر آرام دہ تاثرات تھے۔ وجہ لوگوں کی وہ نظریں تھیں جو ان پر پڑ رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟" ماہبیر نے گاڑی پارکنگ لاٹ سے نکالتے اس سے پوچھا۔

"تم نے یہ کیوں کہا کہ ڈیل آج نہیں کرنی؟" دُرِ کشف نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں کہ میں چاہ رہی تھی کہ ڈیل کے وقت اجلان ساتھ ہو۔ وہ ان چیزوں کو زیادہ اچھے سے سمجھ سکتا ہے۔ کسی تجربہ کار کا ساتھ ہونا اچھا ہوتا ہے۔" رسان سے جواب آیا تھا۔ دُرِ کشف نے اُسے حیرانی سے دیکھا۔ ماہبیر نے اس کی حیرت بھری نظریں محسوس کی مگر خاموش رہی۔ دُرِ کشف گہری سانس بھرتی رہ گئی۔

" کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ تم بہت سمجھدار ہو اور کبھی کبھی لگتا ہے کہ تم سے بڑھ کر بیوقوف کوئی نہیں۔" یہ چھوٹی بہن کا تبصرہ تھا جسے بڑی بہن مزاق کے طور پر لیتے ہوئے ہنس دی۔ دُرِ کشف نہ ہنس سکی۔ وہ بیک وقت پریشان اور فکر مند دکھائی دیتی تھی۔

"کیوں؟" ماہبیر نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پہلے پہل جب تم نے ایکٹنگ شروع کی تھی تو میں خاموش رہی تھی۔ مجھے لگتا تھا کہ ہر انسان کی اپنی زندگی ہے اور وہ اس چیز کا انتخاب کر سکتا ہے کہ اسے زندگی کیسے گزارنی ہے۔ کسی دوسرے کو حق نہیں کہ وہ کسی کو بتائے کہ اُسے زندگی کیسے گزارنی چاہیے۔ مگر اب۔ اب مجھے لگتا ہے کہ نہیں۔ میں غلط تھی۔ جب آپ کے سامنے کوئی آگ میں کود رہا ہو تو اُسے بچانا آپ پر فرض ہو جاتا ہے۔ کوشش کرنا آپ کا فرض ہوتا ہے۔ لوگ اگر آپ کو اپنی زندگی تباہ کرتے ہوئے دیکھے گیں تو وہ کچھ نہیں کہے گیں۔ وہ تماش بینوں کی طرح آپ کی زندگی تباہ ہوتے دیکھے گیں۔ یہ آپ کے پیارے ہوتے ہیں جو آپ کی زندگی تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ آپ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور بعض اوقات یہی کوششیں انہیں بُرا بنا دیتی ہیں۔" دُرِ کشف نے افسوس کے ساتھ کہا۔ ماہبیر خاموش رہی۔

"وہ سب کچھ حقیقت میں نہیں تھا، دُرِ۔ وہ صرف ایکٹنگ تھی اور کچھ نہیں۔" کچھ دیر بعد ماہبیر بولی تو محض یہ۔ دُرِ کشف طنزیہ مسکرا دی۔

عمارت دیکھنے آنے سے قبل، وہ دونوں سٹوڈیو گئی تھیں جہاں ماہبیر کا ایک شوٹ تھا۔ پہلی مرتبہ دُرِ کشف کسی ایسی جگہ پر گئی تھی اور جو دیکھا تھا، وہ اُسے پریشان کرنے کیلیے کافی تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شوٹ ایک موبائل فون کے ایڈ کا تھا اور اس کیلیے جو لباس پہننے کیلیے ماہبیر کو دیا گیا تھا، دُرِ کشف کو یقین تھا کہ وہ منع کر دے گی۔ شاک اُسے تب لگا جب ماہبیر نے سفید رنگ کا وہ فراک، جس کی ایک آستین غائب تھی اور دوسری محض کندھے تک تھی، کو چند لمحے دیکھا اور پھر پہننے کی حامی بھری۔ لباس پہن کر آئی تو اس کی فراک کی ساخت ایسی تھی کہ پورا سراپا نمایاں ہوتا تھا۔ سُرخ رنگ کا قالین جس پر چلتے ہوئے ماہبیر نے محض کمپنی کا نام لینا تھا۔ قالین کے دونوں اطراف سرُخ ربن باندھ رکھے تھے جس کے باہر کی جانب کھڑے بے شمار لوگ اپنے اپنے موبائل فونز سے تصویریں لیتے دکھائی دے رہے تھے۔

ایک پرفیکٹ ریڈ کارپٹ شو!

"کیا وہ لباس پہن کر تم بابا کے سامنے جا سکتی تھی، ماہبیر؟" ایک سوال کی گیا تھا جو ماہبیر کو اندر تک سلگا گیا۔

"دُرِ!" ماہبیر نے اُسے کچھ کہنا چاہا مگر دُرِ کشف نے بات کاٹ دی۔

"تمھیں کیا لگتا تھا کہ جس ماحول میں تم رہ رہی ہو، وہ تم پر کوئی اثرانداز نہیں ہو گا؟ اگر تمھیں ایسا لگتا تھا تو غلط لگتا تھا۔ پہلے تم شلوار قمیض اور ڈوپٹے میں رہتی تھی۔ پھر ایک وقت آیا کہ ڈوپٹہ تمہارا غائب ہو گیا۔ آہستہ آہستہ آستینیں بھی چلی گئیں۔ پھر چست لباس تم نے پہننا شروع کر

دیا۔ٹیلی فلمز میں بھی تم نے کام شروع کر دیا۔آگے کیا ہو گا،ماہیر ؟آج جو لباس تم نے پہنا تھا، جس طرح بیک وقت دو مرد تمہارا میک اپ کر رہے تھے اور شوٹ کے دوران درجنوں مرد تمہاری تصاویر یوں اتار رہے تھے جیسے کسی "چیز" کی اتاری جاتی ہے جب اُسے مارکیٹ میں لانا ہوتا ہے۔"

"دُرِ کشف، جسٹ شٹ اپ!"گاڑی گھر کے سامنے روکتے ماہبیر کی آواز اونچی ہو گئی۔گاڑی میں اب کے مکمل خاموشی چھا گئی۔دُرِ کشف نے شاک سے اُسے دیکھا اور پھر سامنے دیکھتے افسوس سے مسکرا دی۔

"تمہیں پتا ہے؟ بابا نے اپنی ڈیتھ سے تین چار دن پہلے مجھ سے ایک بات کی تھی،ماہبیر۔"دُرِ کشف کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔

"دُرِ کشف! بیٹا عورتیں گھر کی زینت ہوتی ہیں۔خود نازک ہوتی ہیں مگر نسلوں کو مضبوط بناتی ہے۔گھروں کی زینت جب بل بورڈز کی زینت بنتی ہیں تو نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔اگر کبھی اس راہ پر چلنے کا خیال آئے تو یہ یاد کر لینا کہ تم اللہ کے قانون اور دنیا کے اصول سے جنگ کرنے چلی ہو۔نا کرنا! ٹوٹ جاؤ گی اور فنا ہو جاؤ گی۔"دُرِ کشف نے اتنا کہا اور پھر دروازہ کھولتے باہر نکل گئی۔

سٹیرئنگ پر رکھے ماہبیر کے مرمری ہاتھ کانپے تھے۔اُسے یوں محسوس ہوا کہ یہ الفاظ خود اس کے بابا نے اس سے کہے ہو۔ذہن کے دریچوں میں کسی مرد کے الفاظ کی گونج سنائی دی تھی۔

وہی، جسے وہ عزیز تھی۔

---☆---☆---☆---

---☆---☆---☆---

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہمیشہ کی طرح آمنے سامنے تھے لیکن کچھ بھی "ہمیشہ" کی طرح نہ تھا۔جذبات بدل چکے تھے۔آنکھوں میں موجود تاثرات نے پلٹا کھایا تھا۔اگر کچھ بدلنے کو رہ گیا تھا تو وہ حالات تھے جو جلد ہی بدلنے والے تھے۔

سیاہ لباس اور مناسب میک اپ کیے، کانوں میں سنہری آویزے ڈالے اور سیاہ بالوں کو کھلا چھوڑے، ماہبیر کی آنکھوں میں موجود تاثرات نے احتشام کو پہلی مرتبہ تشویش میں ڈالا مگر وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ بھی بولنے سے فلوقت گریز کر رہا تھا۔ ریسٹورینٹ میں جاری مدھم موسیقی سے ہر کوئی محظوظ ہو رہا تھا ماسوائے گلاس وال کے پاس موجود ٹیبل پر بیٹھے وہ دو وجود۔ ویٹر کو کھانا رکھے ہوئے چند گھڑیاں گزر چکی تھیں مگر دونوں میں سے کسی نے بھی ہاتھ آگے نہ بڑھایا تھا۔

"آپ نے مجھے کس لیے یہاں بُلایا، احتشام؟" بِلآخر ماہبیر نے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا تھا۔

"میں چند باتیں کرنا چاہ رہا تھا آپ سے۔" احتشام نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔ ماہبیر کے ماتھے پر تشویش سے بل نمودار ہوئے۔

"کون سی باتیں؟ میرے خیال سے میرا جواب آپ تک پہنچ چکا ہے۔ آپ جو بھی کہہ گیں، میرا جواب نہیں بدلے گا، یہ جان لیں۔" ماہبیر نے نہایت ٹھنڈے اور سادے سے لہجے میں کہا تھا۔

"آخری دفعہ ہماری بات کا اختتام کچھ خوشگوار نہیں ہوا تھا۔"

"آپ نے بات ہی ایسی کی تھی، احتشام۔ میرے خاندان کے بارے میں کوئی ایسے ریمارکز دے، مجھے برداشت نہیں۔" ماہبیر نے مسکرا کر، صلح جوئی والے انداز میں کہا تھا۔ احتشام بھی مسکرا اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"چند لمحوں کیلیے مجھے بُرا محسوس ہوا تھا۔میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ جس عورت سے میں محبت کرتا ہوں،وہ مجھے غلط سمجھے۔"احتشام نے شیشے سے باہر نظر آتے منظر کو دیکھتے کہا۔ماہبیر نے غیر آرامدہ ہوتے پہلو بدلا مگر چہرے پر مسکراہٹ رکھی۔

"مگر پھر بعد میں مجھے اس چیز کا ادراک ہوا کہ آپ اپنی جگہ بلکل صحیح تھیں۔اور تب،مجھے ایک اور بات کا ادراک بھی ہوا۔"احتشام نے مسکرا کر نظروں کا زاویہ بدلا اور ماہبیر کو دیکھتے ہوئے بولا۔"کہ وہ شخص نہایت خوش قسمت ہو گا جس کے گھر کی آپ زینت بنے گیں۔ایک ایسی عورت جو اپنے خاندان کے بارے میں بُرا بولنے والوں کو جواب دینا جانتی ہو،یقیناً بہت بہادر اور قیمتی ہوتی ہے۔ایسی عورت کی ذمہ داری لینے والا بھی میرے نزدیک بہت خوش قسمت ہے اور میں وہ خوش قسمت ہونا چاہتا ہوں،ماہبیر۔"بات کے اختتام میں احتشام نے ایک چھوٹی سے سیاہ ڈبیہ اس کے سامنے کھول کر رکھی۔بیضوی شکل کا وہ بڑی جسامت کا زمرد،سنہری انگوٹھی میں جڑا،بلاشبہ نہایت خوبصورت اور قیمتی تھی۔پہلی نظر میں ہی دل موہ لینے والی۔مگر سامنے ماہبیر تھی۔زندگی کا ایک حصہ ان چیزوں کے درمیان گزار آئی تھی اور ابھی گزار رہی تھی۔

ماہبیر نے ایک نظر اس انگوٹھی کو دیکھا اور پھر گہرا سانس بھرتے،وہ بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں آپ کے ان الفاظ کیلیے شکر گزار ہوں مگر میرا جواب ابھی بھی وہی ہے، احتشام۔ یہ انگوٹھی آپ کسی ایسی لڑکی کو دیں جو اس کے معیار پر پورا اُترے۔ میں وہ لڑکی نہیں ہوں۔" مسکرا کر ایک بار پھر انکار کیا گیا تھا۔

"اور میں آپ کے سوا کسی دوسرے ہاتھ کو اس قابل نہیں سمجھتا، ماہبیر۔"

"میں ابھی اس حالت میں نہیں کہ ایک نیا رشتہ بنا سکوں۔ امل نے آپ کو وجہ بتائی ہو گی۔ آپ کے بارہا اصرار سے میرا انکار، انکار ہی رہے گا۔ بہتر ہو گا کہ ہم اس بارے میں مزید کوئی بات نہ کریں۔" ماہبیر کے لہجے میں ٹھنڈک تھی اور آنکھوں میں اُکتاہٹ۔ احتشام کو سبکی محسوس ہوئی۔ ٹیبل پر دھرا اپنا ہاتھ آہستگی سے نیچے کرتا مٹھی کی صورت بند کیا تھا۔ چہرے پر بمشکل مسکراہٹ رکھے، وہ چند لمحوں بعد گویا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر میں چاہوں گا کہ آپ یہ انگوٹھی اپنے پاس رکھیں اور جب بھی آپ تیار ہوں، یہ انگوٹھی پہن لیجیئے گا۔ میں تب تک انتظار کر سکتا ہوں۔"

"مجھے اپنی بہن کا خیال رکھنا ہے، اپنے بابا کے قاتل کو ڈھونڈنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کب تک ملتا ہے۔ آپ کا انتظار لمبا اور لاحاصل ہے۔ سو جب رشتہ بننا ہی نہیں تو انگوٹھی رکھنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔" ماہبیر نے انگوٹھی احتشام کی طرف دھکیلتے بات ختم کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟آپ کے والد کی تو ہارٹ اٹیک سے موت ہوئی تھی نا؟ یہ قتل والی بات کہاں سے آگئی؟"احتشام نے شاک کی سی کیفیت میں پوچھا تھا۔

"مجھے بھی حال ہی میں پتہ چلا ہے،احتشام۔"ماہبیر نے تکلیف دہ مسکان کے ساتھ کہا۔"اس لیے کہہ رہی ہوں کہ آپ یہ انگوٹھی کسی اور دیں۔میری زندگی میں مسائل ہیں۔میں کسی کو بھی ان میں نہیں دھکیلنا چاہتی۔"احتشام چند لمحے خاموش رہا۔یوں جیسے ابھی تک ورطۂ حیرت میں ہو۔

"آپ کے مسائل،میرے مسائل بھی ہیں،ماہبیر۔آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں۔ہم مل کر آپ کے بابا کے قاتل کو ڈھونڈ سکتے ہیں۔اس کیلیے انتظار کرنا یا انکار ضروری نہیں۔"

"احتشام۔مجھے خوشی ہوگی کہ آپ میرے انکار کو سمجھے گیں اور اس کو قبول بھی کرے گیں۔ مدد کی ضرورت نہیں۔میں خود یہ سب کچھ کرلوں۔چلتی ہوں۔مجھے گھر کیلیے دیر ہو رہی ہے۔

"ماہبیر کا لہجہ یکدم تلخ ہوا تھا۔بات مکمل کرتے اس نے اپنی کرسی پیچھے دھکیلی اور میز پر رکھا اپنا ہینڈ بیگ تھامتے باہر کی راہ لی۔

احتشام میز پر ہی بیٹھا رہا۔شاک میں۔تپش میں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زندگی میں پہلی مرتبہ کسی عورت کیلیے نرم پڑا تھا اور اپنی برداشت سے بڑھ کر کیا تھا مگر حاصل وصول کچھ بھی نہ تھا۔ ٹھنڈے ہو چکے کھانے سے بھری اس میز کے سامنے بیٹھے اس مرد نے تہیہ کیا کہ یہ پہلی کے ساتھ ساتھ آخری مرتبہ بھی تھا۔ اب وہ کام اپنے طریقے سے کرے گا۔

---☆---☆---☆---

وہ اپنی کنپٹی کو مسلتے گھر میں داخل ہوئی تھی۔ اعصاب تھکن کا شکار تھے اور کندھوں میں درد تھا۔ باورچی خانے میں داخل ہوئی تو اجلان سکندر پہلے سے موجود، پانی پی رہا تھا۔

"پانی؟" اس نے ماہبیر کو اندر آتے دیکھا تو پوچھا۔ ماہبیر نے تھکن بھری مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا اور سینٹرل ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ اجلان سکندر نے ٹھنڈے پانی کا گلاس اس کے سامنے رکھا اور فریج کھول کر کچھ نکالا۔

"کیا کر رہے ہو؟" ماہبیر نے پانی پیتے پوچھا۔

"کھانا کھانے لگا ہوں۔ یہی ایک وقت ہے جب میں سکون سے کھا سکتا ہوں۔" اجلان سکندر نے بیچارگی سے مسکراتے ہوئے کہا اور باؤل کو اوون میں رکھا۔ ٹائمر لگایا اور برتن نکال کر ٹیبل پر رکھے۔ پلیٹ، کانٹے، کیچپ کا پیکٹ۔ دونوں کے درمیان خاموشی برقرار تھی اور نہایت معنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خیز خاموشی تھی۔ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔ بات کرنے کو بہت کچھ تھا اور کچھ بھی نہیں تھا۔ اوون کی آواز پر اجلان سکندر مڑا اور باؤل باہر نکالا۔

"میں آج احتشام سے ملی تھی۔" ماہیر نے گلاس کے کناروں پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے کہا تھا۔ اجلان سکندر کے ٹیبل پر باؤل رکھتے ہاتھ تھمے تھے۔

"کیوں؟" لمحے میں تشویش جاگی تھی۔

"ملنے کا کہا تھا اس نے۔ وہی، رشتے والی بات۔" ماہیر نے کندھے اچکاتے کہا تھا۔

"اور تم ملنے چلی گئیں؟ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کتنا خطرناک ہو سکتا تھا؟" اجلان سکندر نے خفگی سے کہا تھا۔

"میں نے اُسے بتادیا کہ میں اپنے بابا کے قاتل کو ڈھونڈ رہی ہوں۔" ماہیر نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے کہا تھا۔ اجلان لاجواب ہوا تھا۔ دونوں ہاتھ پہلوؤں میں رکھے، وہ سر جھکا کر ہنس دیا۔ بے بسی سے، طنزیہ انداز میں۔

"تم نے قسم کھائی ہے کہ میری کسی بات کو نہ ماننا ہے اور نہ اہمیت دینی ہے۔ ہے نا؟" کرسی پر بیٹھتے اس نے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں چاہتی ہوں کہ تم اس پر نظر رکھو۔ اگر اُسے اس بارے میں کچھ معلوم ہو گا تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی قدم اُٹھائے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ جلد از جلد پکڑا جائے۔" ماہبیر نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"اور میں اس معاملے میں جلدی نہیں کرنا چاہتا۔ میں اب کسی غلطی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے تم بھی حوصلہ رکھو۔ میں نے کہا ہے کہ میں اُسے سلاخوں کے پیچھے لے کر جاؤں گا تو ایسا ہی کروں گا۔ پہلے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خالد صاحب نے کس کے ذریعے وہ دوائیں خالو کو دی تھیں۔ وہی ہمیں خالہ کے قاتل تک بھی لے کر جا سکتا ہے۔" اجلان نے سادگی سے کہا اور پلیٹ میں میکرونی ڈالنے لگا۔

ماہبیر نے خاموشی کے ساتھ سر اثبات میں ہلا دیا اور اجلان کے ہاتھوں کی حرکت دیکھنے لگی۔ ہاتھ بھورے مگر صاف ستھرے تھے۔ سرمئی قمیض کی آستینوں کو کہنیوں تک موڑ رکھا تھا۔ ناخن صفائی کے ساتھ کٹے ہوئے تھے۔ اجلان پلیٹ میں میکرونی ڈال کر ماہبیر کے سامنے رکھی اور دوسری پلیٹ میں اپنے لیے ڈالنے لگا۔ اس کے ہر کام میں نفاست تھی۔ اُسے نفاست اور سلیقے سے کھانا نکالتے دیکھ کر ماہبیر کو یکدم ارمغان کی یاد آئی۔ اس کے بابا بھی اسی طرح کھانا نکالا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرتے تھے۔اماں کے بعد اس کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے اور پھر سب سے آخر میں اپنے لیے۔دُرِ کشف تو کھاتی ہی ان کی پلیٹ سے تھی۔

"میں نے صُبح تمہاری باتیں سن لی تھیں۔"یکدم ماہبیر بولی۔اجلان کے ہاتھ لمحے بھر کیلیے تھمے تھے۔

"جانتا ہوں۔میں نے تمہیں دیکھا تھا۔"سادگی سے جواب دیتے اس نے پلیٹ اپنی جانب کی تھی۔

"کیا تم کچھ کہو گے نہیں؟کوئی وضاحت یا۔۔"

"یا معافی؟"اجلان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ماہبیر خاموش رہی۔کانٹے کو تھاما ہوا ہاتھ بیچ ہوا میں معلق تھا اور آنکھیں اجلان سکندر کے چہرے پر تھیں۔

"کس بات کی معافی؟اپنے الفاظ کی؟"اجلان سکندر نے مسکرا کر پوچھا۔ماہبیر تب بھی خاموش رہی۔

"عاشق ہوں مگر عزتِ نفس سے عاری نہیں ہوں۔نہ ہی ڈرپوک کہ اپنے الفاظ پر قائم نہ رہ سکوں۔میں نے جو کہا،اس پر قائم ہوں۔"اجلان نے مسکرا کر کہا اور میکرونی کا چمچ بھرا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر خاموش رہی۔اُسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے؟ لڑکیاں خوش ہوتی ہیں جب پتہ چلتا ہے کہ کوئی انہیں پسند کرتا ہے۔اُسے خوشی نہیں ہوئی تھی۔کیوں نہیں ہوئی تھی، یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی۔

"میں معافی کا نہیں کہنے والی تھی۔یہ کوئی بات نہیں معافی مانگنے والی۔تم نے کون سا میرا نقصان کیا ہے۔" ماہبیر نے عام سے لہجے میں کہا اور جلدی سے کانٹا پکڑ کر نظریں پلیٹ پر جھکا لیں۔یکبارگی، اجلان نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"تم نے میرا بہت نقصان کیا ہے۔" اجلان نے عجیب سے لہجے میں کہا اور سر جھکا گیا۔

دونوں کے درمیان چھائی خاموشی کچھ معنی خیزی ہوئی۔اجلان چند لمحوں کے لیے کچھ بول نہ سکا اور کسی وجہ سے ماہبیر کے گال ہلکے گلابی ہوئے تھے۔

"میں نے ساتھ والا گھر خرید لیا ہے۔اب اُدھر ہی ہوا کروں گا۔کوئی کام ہو تو مجھے کال کر دیا کرنا، میں آجاؤں گا۔امی تم لوگوں کے ساتھ ہی رہے گیں۔" کچھ دیر بعد، گلا کھنکھار کر اجلان بولا۔ماہبیر نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیوں؟ گھر میں اتنے کمرے تو ہیں۔الگ گھر لینے کی کیا ضرورت ہے؟" ماہبیر نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب ساری زندگی تو یہاں نہیں رُک سکتا نا؟ ابھی تک بھی میں امی کی ضد پر رُکا تھا۔ مگر اب میرا یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ ویسے بھی ساتھ والا گھر ہی ہے۔ کون سا دور ہے؟" کندھے اچکا کر وہ بولا تو ماہبیر نے سمجھنے والے انداز میں سر اثبات میں ہلایا۔

"اچھا، میں نے تم سے پوچھنا تھا کہ تم کس دن فری ہو؟ دُرِ کشف کے ساتھ آج میں گئی تھی ایک بلڈنگ دیکھنے۔ وہ خریدنی ہے تو اس کے اونر کے ساتھ ایک میٹنگ کرنی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ساتھ ہو تب۔ تو بتاؤ؟ کس دن کا ٹائم دوں؟" ماہبیر نے کچھ یاد آتے پوچھا تھا۔

"دُرِ کام جلد شروع کرنا چاہ رہی ہے؟" اجلان نے پوچھا۔

"ہمم۔ وہ تو آج ہی کرنے لگی تھی مگر میں نے روک دیا۔" ماہبیر نے چیچ بھرتے کہا۔

"کل ہی رکھ لو میٹنگ پھر۔" اجلان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"تم کل مصروف نہیں ہو؟ اتنے شارٹ نوٹس پر کیسے آسکتے ہو؟" ماہبیر نے اپنی حیرت ظاہر کی۔ اجلان سکندر مسکرا اٹھا۔

"بھائی اپنی بہنوں کیلیے وقت نکال لیا کرتے ہیں۔"۔ ماہبیر اُسے حیرت سے دیکھتی رہی۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی، دُرِ کشف خوشی سے چیخ مارتی اندر آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بھائی، آپ کی اس بات پر جی چاہ رہا ہے کہ۔۔۔" خوشی اور جوش سے شروع کی گئی بات کے درمیان میں وہ اٹکی تو اجلان بول اٹھا۔

"کہ آپ کو گرما گرم کڑک چائے کا ایک کپ بنا کر دے دوں۔یہی کہنے لگی تھی نا؟" اجلان نے ہاتھ میں پکڑا کانٹا اس کی جانب کرتے، ایک جاندار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔دُرِ کشف بھی ہنس دی۔

"جی۔یہی کہنے لگی تھی۔" دُرِ کشف چولہے کی جانب بڑھتے بڑھتے رُکی اور جاسوسانہ انداز میں بولی۔

"ویسے آپ دونوں کافی دیر سے یہ کانفرس کر رہے ہیں۔ایسی بھی کیا باتیں ہو رہی تھیں؟" ہاتھ پہلوؤں پر جمائے اس نے ڈرامائی انداز میں پوچھا تھا۔

"میرا بھی ایک کپ بنا دینا، دُرِ۔" ماہبیر نے اس کے سوال کا جواب دیے بغیر کہا اور میکرونی کی پلیٹ لیے، اُٹھ کر چل دی۔

دُرِ کشف اُلجھن کا شکار ہوئی اور اجلان سکندر نے اس بات کا کوئی نوٹس نہ لیا تھا۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات میں وہ گھر واپس آیا تو حیدر کو لاونج میں بیٹھے دیکھ کر کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کیا اور اس کی جانب بڑھا۔

"تم ہمیشہ اسی طرح آتے ہو، بنا کوئی خبر دیے۔" احتشام نے مسکرا کر کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا۔

فون میں مصروف حیدر نے نظریں اٹھائیں اور احتشام کو مسکراتا دیکھ کر مسکرا دیا۔

"بس۔ ہر ایک کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے، احتشام۔ تمہیں بھی ہر چیز کی پہلے سے خبر ہوتی ہے۔" حیدر نے مسکرا کر ہاتھ ملایا۔

"لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ انداز مشکوک نہ ہوں۔ ورنہ مصیبت میں پڑ سکتے ہیں۔" خوشگوار انداز میں کہتا، کوٹ کے بٹن کھولتا، وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تمہارا کون سا کوئی خفیہ کاروبار ہے کہ جس کے پتہ چلنے پر مجھے خطرہ ہوگا۔ کیوں احتشام؟" حیدر نے مسکرا کر پوچھا۔

"صحیح کہہ رہے ہو۔ کیسے ارادہ ہوا آنے کا؟"

"پاکستان شفٹ ہو گیا ہوں۔" حیدر نے صوفے کی پشت پر بازو پھیلاتے اعلان کیا۔ احتشام چونکا۔ اتنی دیر میں ملازمہ پانی لے آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اتنی جلدی شفٹنگ کی وجہ؟ تمہاری تو ٹرانسفر بھی چھ ماہ بعد ہونی تھی۔" پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے احتشام نے پوچھا۔

"جاب چھوڑ دی میں نے۔"

"کیوں؟" احتشام کے ماتھے پر تفتیش کے بل اُبھرے۔

"تھیں کچھ مجبوریاں۔ یہاں پر اب پریکٹس کروں گا۔" حیدر نے کندھے اچکائے۔ احتشام نے سر اثبات میں ہلایا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو۔ جیسے تمہیں مناسب لگے۔" ایک جملہ اور وہ کمرے سے باہر چل دیا۔ سیڑھیاں چڑھتے اس کے تاثرات بدلے تھے۔ مسکراہٹ کی جگہ سنجیدگی اور ٹھنڈک نے لے لی۔

"حیدر کے بارے میں پتہ کراؤ، جمیل۔ اس کا اچانک جاب چھوڑ کر پاکستان آنا کوئی اچھی علامت نہیں۔ پتہ کراؤ کہ اسے کچھ معلوم تو نہیں؟" فون کان سے لگاتے، اس نے حکم جاری کیا تھا۔

---☆---☆---☆---

اگلی صُبح کا سورج ماہبیر کیلیے اچھی خبر لے کر نہیں آیا تھا۔ دوپہر کے بارہ بج رہے تھے جب ماہبیر کی آنکھ مسلسل بجتے فون کے ساتھ کھُلی۔ نیند سے بھاری آنکھوں کے ساتھ اس نے اپنا ہاتھ

www.novelsclubb.com

آس پاس مارا۔فون جیسے ہی ہاتھ میں آیا،کال آنا بند ہو گئی۔ سنبل کی پانچ مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں۔ماہبیر یہ دیکھ حیران ہوئی مگر پھر بعد میں فون کرنے کا سوچ کر اُٹھی اور بالوں کا رف سا جُوڑا بناتے وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔

وہ لاونج میں آئی تو خالہ سمینہ حیران پریشان خبریں سن رہی تھیں۔ان کے ساتھ بیٹھی دُرِ کشف نے شاک کی حالت میں اسے اندر آتے دیکھا۔

"کیا ہوا؟آپ لوگ اتنی حیرانی سے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے؟"ماہبیر ان کے انداز پر ٹھٹکی۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے،ماہبیر؟"خالہ سمینہ نے پریشانی کے عالم میں ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ماہبیر اُلجھ گئی۔ کھڑے کھڑے اس نے ٹی وی سکرین پر نظریں دوڑائیں۔ بریکنگ نیوز کی مخصوص پٹی پر چلتی سطر پڑھتے ماہبیر کے ہوش اُڑ گئے۔

"اداکارہ ماہبیر ارمغان اور مشہور ڈیزائنر کمپنی ای-ڈی کے اونر احتشام خالد کا رشتہ ازدواج میں بندھنے کا فیصلہ۔"

"ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی مشہور اداکارہ ماہبیر ارمغان اور ای-ڈی کے سی-سی-او احتشام خالد جلد ہی نکاح جیسے مقدس رشتے میں بندھنے جا رہے ہیں۔آپ کو بتاتے چلیں کہ کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عرصہ پہلے ماہبیر ارمغان اس برینڈ کے ساتھ کام کیا اور اسی دوران دونوں فریقین کے درمیان مراسم بڑھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ احتشام خالد کے والد خالد فاروقی اور ماہبیر ارمغان کے والد ارمغان جنید آپس میں گہرے دوست رہ چکے ہیں۔ اس حوالے سے احتشام خالد نے اپنے عزیز واقارب کی جانب سے ملنے والی مبارک باد پر ٹوئیٹ کر کے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔"

ماہبیر کیلیے کھڑے ہونا مشکل ہوا تو وہ پاس پڑی کُرسی پر ڈھے گئی۔ سکرین پر اب کے خبر کے ساتھ اس کی اور احتشام کی مختلف تصویریں بھی اُبھر رہی تھیں۔ ہوٹل کے برآمدے میں ایک ساتھ ٹہلتے، نیلی، سلیو لیس قمیض میں روتی ہوئی ماہبیر کو تھامے فکر مند احتشام، ریسٹورنٹ میں سیاہ لباس میں ملبوس مسکراتی ماہبیر کو زمرد کی انگوٹھی پیش کرتا احتشام۔ یہ تصویریں دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ واقعی وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جلد شادی کرنے والے ہیں۔

"یہ کیا ہے ماہبیر؟ یہ تصویریں۔۔ یہ سب کچھ کیا ہے؟ تم نے تو انکار کر دیا تھا نا۔ پھر یہ خبر اور احتشام کا یہ ٹوئیٹ؟" خالہ سمینہ حد درجہ پریشان اور حواس باختہ تھیں۔ ماہبیر خاموش رہی۔ اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتا، خالہ۔ ابھی کل شام ہی تو میری اس سے بات ہوئی تھی۔ میں نے منع کیا تھا اُسے۔ وہ مان بھی گیا تھا مگر پھر یہ سب۔۔"ماہبیر اُلجھ گئی تھی۔ یکبارگی، ہاتھ میں موجود اس کا فون ایک بار پھر بجا۔

"شکر ہے، ماہبیر۔ تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں؟ تم نے خبریں دیکھیں؟"فون اٹھاتے ساتھ ہی سنبل کی پریشان آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"ہمم۔"ماہبیر بس اتنا ہی بول پائی۔

"مجھے صبح سے اتنی کالز آچکی ہیں مبارکباد کی کہ حد نہیں۔ ہر ایرا غیرا مجھے کال کر رہا ہے۔ اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے تو بتا دیتیں کم از کم۔"سنبل نے پریشانی سے شروع کی گئی بات کا اختتام شکوے پر کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے خود نہیں پتا، سنبل۔ میں اس آدمی کو منع کر چکی تھی۔"اب کے ماہبیر کو غصہ آیا تھا۔ دانت پر دانت جماتے اس نے کہا تھا۔

"کیا مطلب؟ پھر یہ ٹوئٹ کیوں کر رہا ہے؟"سنبل شاک میں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسی بد دماغ انسان کی کارستانی ہے یہ۔میں نے انکار کیا تھا مگر اس نے قبول نہیں کیا۔"ماہبیر بولی۔

"تو پھر؟اب کیا کرو گی؟"سنبل پریشان ہوئی۔

"سوچتی ہوں کچھ۔ابھی فون رکھو۔"ماہبیر نے کنپٹی مسلتے،تھکے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

"جو بھی کرنا ہے،جلدی کرنا ہوگا،ماہبیر۔تمہیں پتا ہے۔زیادہ دیر خاموش رہی تو بات اور ہاتھ سے نکل جائے گی۔"سنبل نے اتنا کہا اور ماہبیر نے فون کان سے ہٹاتے،ٹیبل پر پھینکنے کے سے انداز میں رکھا تھا۔سر میں درد کی ایک لہر اُٹھی تھی۔

"راحیلہ بوا!ایک کپ چائے لے آئیں ناشتے کے ساتھ جلدی۔"وہی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ماہبیر نے اکتائے ہوئے لہجے میں آواز لگائی تھی۔

"ابھی لاتی ہوں جی۔"

"تم ایسی حالت میں کھانے کا کیسے سوچ سکتی ہو،ماہبیر؟"دُرِ کشف بے یقینی سے بولی تھی۔

"تو کیا کروں؟اب اس۔۔۔کی وجہ سے کھانا بھی نہ کھاؤں؟"ماہبیر نے غصے سے کہا اور فریش ہونے چلی گئی۔دُرِ کشف کو اس کا انداز چُبھا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ پریشان ہے، بیٹا۔" خالہ سمینہ نے اسے بہلاتے ہوئے کہا۔ دُرِ کشف نے "ہنہہ" کہتے سر جھٹکا تھا۔

پسِ منظر میں نیوز بلیٹن ویسے ہی زور و شور سے جاری تھا۔

---☆---☆---☆---

یہ خبر اس ولاء کے مکینوں پر بھی کسی بجلی کی طرح گری تھی۔ امل یہ خبر سنتے ہی جلے پیر کی بلی کی مانند سارے گھر میں پھر رہی تھی۔ اُسے یقین نہیں ہوا کہ اس کا بھائی ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔ احتشام کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر اس نے سُکھ کا سانس لیا تھا۔

"بھائی! آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ ماہبیر انکار کر چکی ہے نا اس رشتے سے؟" احتشام جیسے ہی نیچے اُترا، امل نے اس سے سوال و جواب شروع کر دیے تھے۔ اُسے اپنے پاس آتا دیکھ کر وہ رُک گیا۔

"ماہبیر مان جائے گی، بیٹا۔" احتشام بولا بھی تو محض یہ۔

"یہ خبر آپ نے لیک کرائی ہے نا؟" کسی خدشے کے تحت امل نے پوچھا۔ احتشام نے ایک نظر اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔میں نے لیک نہیں کرائی۔ مگر اس خبر سے کمپنی کی ساکھ کو نقصان کو پہنچ سکتا تھا۔میں نے وہ نقصان ہونے سے بچایا ہے۔باقی ابھی کون سا ڈیٹ فائنل کی ہے ہم نے؟ماہبیر جب بھی تیار ہو گی،شادی ہو جائے گی۔"احتشام نے تحمل سے جواب دیا تھا۔

"بھائی!وہ"انکار"کر چکی ہے۔آپ میں کم از کم اتنی غیرت تو ہے نا کہ ایک لڑکی کا"نہیں" سمجھ سکیں۔"امل غصے سے بولی تھی۔نہ جانے کس بات پر غصہ تھا اسے۔احتشام نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"watch your tone, Amal Farooqi."احتشام نے آنکھوں اور لہجے میں ٹھنڈک لیے کہا اور باہر کی راہ لی۔

امل حیران و پریشان اُسے جاتا دیکھے گئی۔

---☆---☆---☆----

وہ ابھی داخلی دروازے سے باہر آیا ہی تھا کہ اس کی نظر دائیں جانب،بیسمنٹ کی طرف جاتے دروازے پر حیدر پر پڑی۔وہ سیاہ اور سفید دھاری دار شرٹ اور نیلی جینز پہنے،ٹہلتے ہوئے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔احتشام سوچتی نظروں سے اسے دیکھے گیا جس کے تاثرات بدل گئے

www.novelsclubb.com

تھے۔یقیناً، گفتگو جس سمت جارہی تھی، وہ اس کے مطابق نہ تھی۔اس سے بات کرنے کا ارادہ ترک کرتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔گارڈ نے دروازہ کھولا اور احتشام نے گاڑی باہر نکالی۔

مین گیٹ کے بند ہوتے ہی حیدر کا فون اس کے کان سے ہٹا تھا۔چہرے کے تاثرات سنجیدہ اور آنکھیں پُر سوچ تھیں۔

---☆---☆---☆---

اجلان سکندر اپنے دفتر میں بیٹھا کام میں مصروف تھا جب جاوید اندر داخل ہوا تھا۔اجلان سکندر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"سر!" جاوید نے سیلوٹ کیا تھا۔

"کوئی بات ہے، جاوید؟" اجلان سکندر سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔

"جی سر۔" جاوید اتنا کہا اور پھر آگے بڑھ کُرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔

"سر میں نے تھانے میں موجود سب اہلکاروں سے تفتیش کی تھی۔ہم دونوں سے پہلے عاکف سے ملنے دو اہلکار گئے تھے۔" جاوید مستعدی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیسے معلوم؟"

"یہ دیکھیں سر۔" جاوید نے اپنا فون اس کی جانب کرتے کہا۔

"یہ کیمرہ میں نے کچھ عرصہ پہلے ہی لگوایا تھا، آپ کے کہنے پر۔اس فوٹیج میں دیکھئیے سر۔"

"مگر اس میں ان دونوں اہلکاروں کا چہرہ واضع نہیں ہے۔" اجلان نے ایک نظر اس فوٹیج کو دیکھا جس میں دو آدمی پولیس کی وردی میں ملبوس تھے۔ایک جیل کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا تھا اور دوسرا باہر کھڑا نگرانی کر رہا تھا۔یہ وہ وقت تھا جب زیادہ تر اہلکار کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے ۔

"لیکن سر۔۔۔" جاوید نے کچھ کہنا چاہا مگر اجلان نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"ہم ایسے ہی کسی کو شک کی بنیاد پر نہیں نکال سکتے، جاوید۔" اجلان سکندر نے اتنا کہا اور جاوید کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔

---☆---☆---☆---

چار بجے کے قریب اجلان سکندر اور دُرِ کشف گھر داخل ہوئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تھینک یو سو مچ، اجلان بھائی کہ آپ میرے ساتھ آئے۔ سچ میں مجھے بہت اچھا لگا۔" دُرِ کشف نے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اجلان سکندر مسکرا دیا۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں، بیٹا۔ آگے کوئی کام ہو تو مجھے ضرور بتانا۔ بلکہ ابھی تم نے اکیڈمی کیلیے کچھ اور چیزیں بھی لینی ہیں نا؟ مجھے بتانا، میں ساتھ چلوں گا۔" اجلان سکندر نے صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔

"جی، ٹھیک ہے بھائی۔" دُرِ کشف مسکرا دی۔ اتنی دیر میں خالہ سمینہ اندر داخل ہوئی تھیں۔

"اجلان، ماہبیر سے بات ہوئی تمہاری؟" کچھ پریشان، کچھ فکرمندانہ انداز میں وہ بولیں۔

"اس نے ہمارے ساتھ جانا تھا مگر وہ تھی ہی نہیں تو ہم خود ہی چلے گئے۔ دوسری پارٹی کی طرف سے بار بار کالز آ رہی تھیں۔" اجلان کی بجائے دُرِ کشف نے اُلجھن کے ساتھ جواب دیا تھا۔

"نہیں۔ میری بھی بات نہیں ہوئی۔ کیوں؟ خیریت ہے؟" اجلان نے پوچھا۔

"میں کب سے اُسے کال کر رہی ہوں، وہ کال ہی نہیں اٹھا رہی۔ گھر سے اتنے غصے میں نکلی تھی۔ چار گھنٹے ہو گئے ہیں اُسے گئے۔ کوئی رابطہ نہیں ہے۔" سمینہ خالہ نے پریشانی کا اظہار کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خالہ،وہ شوٹ میں ہو گی۔"دُرِ کشف نے تسلی دینی چاہی۔

"شوٹ میں بھی ہو تو اس کی اسسٹنٹ،وہ، سنبل اٹھا لیتی ہے اس کا فون۔"خالہ سمینہ نے بتایا تھا۔اب کے دُرِ کشف بھی پریشان ہوئی تھی۔

"کہیں احتشام سے تو ملنے نہیں چلی گئی؟غصے میں تو ویسے ہی جو دماغ میں آتا ہے کیے جاتی ہے یہ لڑکی۔"خالہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔دُرِ کشف خاموش رہی اور اجلان سکندر کسی کو کال ملانے لگا تھا کہ اتنی دیر میں ٹیبل پر پڑا خالہ کا فون بج اٹھا۔کوئی ان نون نمبر دیکھتے اجلان سکندر نے فون اٹھایا تھا۔

"ہیلو؟"آگے سے نا جانے کیا کہا گیا تھا۔اجلان سکندر کا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔اس کے قدم لڑکھڑائے مگر دیوار کا سہارا لیتے وہ گرنے سے بچ گیا۔دُرِ کشف کا دل ڈوبا تھا اور خالہ سمینہ کا کلیجہ منھ کو آیا تھا۔زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے بیٹے کا رنگ یوں اُڑتے ہوئے دیکھا تھا۔

"جی۔۔۔جی۔کون سا۔۔ہسپتال؟"قوتِ گویائی واپس ملی تو وہ بمشکل بولا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ہم پہنچ رہے ہیں۔"اجلان سکندر نے اتنا کہا اور عجلت میں فون بند کی تھا۔

"کک۔۔کیا ہوا بھائی؟" دُرِ کشف نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔اس کے ہاتھ کپکپانے لگے اور دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔اجلان کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔

"ماہبیر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

---☆---☆---☆---

وہ تھکن سے چُور بدن کے ساتھ اس نامعلوم سی جگہ پر اپنے قدم اُٹھائے جا رہی تھی۔دُھند اور اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا۔اُسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کون سی جگہ پر تھی۔بس یہ معلوم تھا کہ وہ کسی جنگل میں تھی۔مٹی جو گیلی ہونے کے باعث کیچڑ میں تبدیل ہو گئی تھی۔اُجلے سفید رنگ کا گاؤن پہنے وہ بمشکل چل رہی تھی۔ناجانے اس نے ایسا کیا کیا تھا کہ قدم بھی اُٹھنے سے انکاری تھی۔دل کی دنیا ویران تھی اور اندھیروں کا بسیرا ہر جانب تھا۔یکبارگی،اس کا پاؤں اٹکا اور وہ پورے قد سے نیچے گری تھی۔

"آہ!" ایک سسکی اس کے لبوں سے برآمد ہوئی۔سفید گاؤن اب کے مکمل طور اپنی خوبصورتی کھو چکا تھا۔اس کے خوبصورت چہرے پر بھی مٹی لگی ہوئی تھی اور سیاہ زلفیں بھی کیچڑ میں نہا گئی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اُٹھنے کی کوشش کی اور لڑکھڑا گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے قدم آگے بڑھا پاتی، اُسے روشنی کا ایک ہیولہ نظر آیا تھا۔ کہاں سے اس کے قدموں میں جان آئی تھی، اُسے معلوم نہ ہو سکا۔ کسی دیوانے کی طرح اس نے قدم اٹھائے اور اس روشنی کی طرف بھاگی۔ مگر، وہ اس تک پہنچنے سے قاصر تھی۔ وہ ایک قدم آگے بڑھاتی اور وہ روشنی کا ہیولہ اس نے دو قدم دور ہو جاتا۔ بھاگتے بھاگتے وہ تھک گئی تھی۔ گھٹنوں کے بل جھکتے اس نے لمبی لمبی سانسیں لینا شروع کیں۔ پھر نا جانے کہاں سے آنسو، آنکھوں سے نکلتے اور چہرے پر بہتے اس کی تھوڑی پر ٹک گئے۔

"پلیز!" اس نے تھکن سے چُور لہجے میں، روتے ہوئے کہا تھا۔

"تھک گئی ہو؟" نرم سی آواز اس کے قریب سے آئی تھی۔ یہ آواز۔ اس آواز کو سننے کیلیے اس کے کان ترس گئے تھے۔ وہ بجلی کی سی رفتار سے سیدھی ہوئی تھی۔ سامنے دیکھا تو چند قدم کے فاصلے پر وہ کھڑے تھے۔

"بابا!" ماہیر کا گلا دُکھنے لگا تھا۔ بھیگی سیاہ آنکھوں میں جیسے کسی نے دیے جلا دیئے ہوں۔ اس کا دل مچلنے لگا تھا اپنے باپ کے سینے سے لگنے کو۔ ان کی خوشبو محسوس کرنے کو۔ اس نے قدم اُٹھانے کی کوشش کی مگر قدم نہیں اُٹھے تھے یوں جیسے کوئی انہیں نیچے کو دھکیل رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے خود کو کس دلدل میں پھنسالیا ہے، ماہبیر؟" اس کے بابا نے پوچھا تھا۔ چہرے پر عجب سی بے چینی تھی۔

"بابا میں نے نہیں پھنسایا۔ میں نے اُسے انکار کر دیا تھا۔ وہ خود۔۔" ماہبیر نے آگے بڑھنے کی تگ ودو چھوڑی اور اپنی صفائی دینے لگی۔

"اپنا لباس دیکھو، ماہبیر۔ تم نے کیسے اس پر داغ لگنے دیے؟ دیکھو۔ سارا کیچڑ سے بھر گیا ہے۔" انہوں نے اس کے لباس کی طرف اشارہ کرتے، افسوس اور بے چینی سے کہا۔ ماہبیر نے سر جھکا کر دیکھا تو دنگ رہ گئی۔ اس کا سفید گاؤن اب کے نہایت گندہ ہو گیا تھا۔ جگہ جگہ کیچڑ لگا ہوا تھا جس سے لباس اپنی خوبصورتی کھو چکا تھا۔

"تمہارے پاس وہ چادر بھی نہیں ہے جو میں نے تمہیں دی تھی۔" ایک اور شکوہ کیا گیا تھا۔ غصہ نہیں تھا ان کے لہجے میں۔ افسوس تھا، بے چینی تھی اور بے بسی تھی۔ ماہبیر نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔ چادر۔ چادر تو عرصہ ہوا اس نے لی ہی نہ تھی۔

"وہ میرے پاس ہے، بابا۔ میں نے گھر میں رکھی ہے۔" ماہبیر نے یوں کہا گویا ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چادر تو باہر پہننے کیلیے ہوتی ہے۔ تم نے گھر میں کیوں رکھی ہے؟" وہ سادگی سے بولے تھے۔

ماہبیر کا دل ڈوب گیا۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" نا جانے جس احساس کے تحت اس نے یہ سوال پوچھا تھا۔ گلے میں پھنسا آنسوؤں کا گولا اب کے تکلیف دینے لگا تھا۔

"ناراض نہیں ہوں، مگر تکلیف میں ہوں۔ تم نے مجھے تکلیف دی ہے، ماہبیر۔ تم نے مجھ سے میرا فخر، میرا غرور چھین لیا ہے۔ میں نے تمہاری اچھی تربیت کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن تم نے مجھے میرے نبی محمدؐ کا سامنا کرنے کے قابل نہیں چھوڑا، بیٹا۔ کیا یہ اتنا آسان تھا؟ اس سب کو رد کر دینا اتنا آسان تھا میری بیٹی کیلیے؟" وہ رو دیے تھے۔ تکلیف سے، بے چینی سے۔

ماہبیر کا رواں رواں کانپ اُٹھا۔ اس نے تڑپ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ لیکن ایک بار پھر کسی چیز نے اس کے قدم جکڑ لیے۔

"نہیں بابا۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ پلیز روئے نہ۔" ماہبیر نے تڑپ کر کہا تھا۔ اس نے قدم اٹھانے کی کوشش کی مگر بے سود۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کاش میں تمہاری مدد کر سکتا، بیٹا۔ کاش میں تمہیں اس دلدل سے نکال سکتا۔" انہوں نے بے بسی سے کہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ ایک قدم پیچھے کو لینے لگے۔ ماہبیر کا دل خوف سے سُکڑ گیا تھا۔ دُھند بڑھتی جا رہی تھی اور اندھیرا پہلے سے گہرا ہونے لگا تھا۔ جو گرمائش کا احساس اسے پہلے ہو رہا تھا، وہ آہستہ آہستہ رُخصت ہونے لگا تھا۔ وہ دیوانوں کی طرح ہل رہی تھی اور چیخ رہی تھی۔

"بابا!، بابا!۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ پلیز بابا! مجھے چھوڑ کر نہ جائیں۔"

"بابا!" وہ یکدم چیخ کر اُٹھی تھی۔ اس کا سر بھاری تھا اور بدن میں درد۔ اس نے آس پاس دیکھا تو خود کو ہسپتال کے لباس میں پایا۔ دائیں ہاتھ میں مختلف قسم کی نالیاں تھیں۔ ماہبیر نے ہزیانی انداز میں انہیں کھینچنا شروع کیا۔ اس کے پاس کھڑی نرس نے، اُسے روکنے کی غرض سے آگے بڑھی۔

"میم! میم! یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟" اس نے ماہبیر کے ہاتھ تھامنے کی کوشش کی مگر ماہبیر نے اُسے دھکا دیا۔

"مجھے جانا ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ دور ہٹو۔" بھیگے چہرے کے ساتھ وہ ہزیانی انداز میں بولی۔ اسی پل کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر کے پیچھے اجلان اندر آیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اجلان ان سے کہو مجھے جانے دیں۔ مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔ پلیز، مجھے اس کمرے سے نکالو۔" ماہبیر نے روتے ہوئے کہا تھا۔ اجلان سکندر کا دل کٹ سا گیا۔

"پُرسکون ہو جاؤ، ماہبیر۔" اجلان نے اُسے رام کرنا چاہا اور ساتھ ہی مدد طلب نظروں سے ڈاکٹر کی جانب دیکھا۔

ڈاکٹر نے اس کو تسلی آمیز اشارہ کیا اور نرس کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے بابا کو دیکھا تھا۔ مجھے ان کے پاس جانا ہے، ابھی۔ تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کہہ رہی ہوں؟" ماہبیر نے غصے سے بلند آواز میں کہا اور اپنے ہاتھ سے کینولا نکالنے کی کوشش کی۔

اجلان نے اس کا ہاتھ پیچھے کھینچا۔

"میں لے جاؤں گا۔ جب تم کہو گی، میں لے جاؤں گا۔" اجلان سکندر نے اس کے ہاتھوں کو پکڑتے کہا تھا۔ ماہبیر لمحے بھر کو رُکی تھی۔ ان سیاہ آنکھوں میں اپنا عکس وہ بغور دیکھ سکتی تھی۔

"وعدہ؟" اس نے تھکے تھکے لہجے میں پوچھا۔ ڈاکٹر اُسے سکون آور دوائیں انجیکشن کے ذریعے دے چکا تھا۔ ماہبیر نے خود کو غنودگی میں جاتے محسوس کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعدہ۔" اجلان نے سر اثبات میں ہلاتے کہا تھا۔ ماہبیر کا سر بھاری ہونے لگا تھا۔ اجلان نے نرس کو اشارہ کیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

ڈاکٹر نے دروازہ بند کیا تو اجلان نے تفصیل طلب نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی خالہ سمینہ کھڑی ہوئی تھیں۔ پریشان اور خوف زدہ نظروں سے، ڈاکٹر کو دیکھتی ہوئیں۔

"ایکسیڈنٹ میں ان کی ڑیڑھ کی ہڈی متاثر ہوئی ہے جس کی وجہ سے کچھ عرصہ انہیں چلنے میں دشواری ہوگی۔ مگر فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ فیزیو تھیراپی سے جلد بہتر ہو جائے گیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ۔ تب تک کیلیے انہیں بیسا کھیوں کا استعمال کرنا پڑے شائد۔" بے تاثر لہجے میں کہتا ڈاکٹر آگے بڑھ گیا۔

"شکر ہے کوئی مسئلے والی بات نہیں ہے۔" خالہ سمینہ نے بے اختیار گہری سانس خارج کی تھی۔

اجلان خاموش رہا۔

"آپ گھر چلی جائیں۔ دُرِ کشف اکیلی ہے۔ میں یہاں سنبھال لوں گا۔ اُمید ہے کہ رات تک ڈسچارج کر دیں گیں۔" اجلان سکندر نے کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خیال رکھنا۔ کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔ میں راحیلہ یا گارڈ کے ہاتھ بھجوا دوں گی۔" خالہ نے کہا تھا۔

"نہیں۔ کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں دیکھ لوں گا۔" خالہ سمینہ نے اثبات میں سر ہلایا اور راہداری کی دوسری جانب چل دیں۔

---☆---☆---☆---

وہ پریشانی سے لان میں ٹہل رہی تھی اور بار ہا کسی کو فون ملا رہی تھی۔ ہر بار فون کان سے لگاتی اور ہر بار اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ تھک ہار کر وہ جھولے پر بیٹھ گئی۔ جھولا جھولتے وہ ماہبیر کے بارے میں سوچنے لگی۔ وہ اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی مگر وہ امل کا فون نہیں اُٹھا رہی تھی۔ اس نے ایک دفعہ پھر کال ملائی مگر نمبر بند ہونے کا سن کر پھر رکھ دیا۔

"کیا ہوا؟ کس کو کال کر رہی ہو؟" حیدر نہ جانے کہاں سے آیا تھا۔ مسکرا کر اس نے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی جھولے پر بیٹھ گیا۔

"ماہبیر کو۔ وہ کال نہیں اٹھا رہی میری اور اب تو اس کا نمبر بھی بند جا رہا ہے۔" امل نے پریشانی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماہبیر کون؟"

"میری دوست جس نے بھائی کے رشتے سے منع کیا تھا۔" وہ بے دلی سے بولی۔

"کیوں؟"

"کیا مطلب کیوں؟ اسے نہیں کرنی شادی سو اس نے منع کر دیا۔ تم مردوں کیلیے لڑکی کا نہیں سمجھنا اتنا مشکل کیوں ہوتا ہے؟" کہاں کا غصہ وہ کہاں نکال رہی تھی۔

"مجھ سے کیوں لڑ رہی ہو؟ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔" حیدر معصومیت بھری سادگی سے بولا تھا۔ امل نے ایک خفا نظر اس پر ڈالی۔ باغ میں لگے سٹریٹ لیمپ کی روشنی میں وہ اس کا چہرہ واضح طور پر دیکھ سکتی تھی۔ سیاہ بال آج پھر ماتھے پر بکھرے پڑے تھے۔ مگر اب وہ بُرے نہیں لگتے تھے۔ صرف تب جب وہ اس کے سامنے ہوں۔

"لڑ نہیں رہی۔ بس پریشان ہوں۔ پتا نہیں کس نے ان دونوں کی تصاویر لیک کر دی ہیں اور پورا سوشل میڈیا یہ مشہور کیے بیٹھا ہے کہ دونوں کی شادی ہو رہی ہے۔ سونے پر سہاگہ، بھائی نے ٹوئٹ بھی کر دیا۔ مجھے بہت غصہ آ رہا ہے ان پر۔" امل نے بے بسی بھرے غصے کا اظہار کیا۔

"اووو!" حیدر نے محض اتنا کہا تھا۔ امل نے ایک کہنی اس کے پیٹ میں مار دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آہ! ظالم۔ اتنے زور سے مارا ہے۔" حیدر نے اپنا پہلو سہلاتے ہوئے، مصنوعی تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے امل کچھ بولتی، اس کا فون بج اُٹھا۔

"ہیلو؟ ہاں، کشف۔ ماہبیر کہاں ہے؟ وہ میری کالز نہیں اُٹھا رہی۔" امل نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"کیا!؟ کیسے؟ اب کہاں ہے وہ؟"

"اچھا، ٹھیک ہے۔ خدا حافظ۔" امل نے بات ختم کرتے فون رکھا اور پریشانی کے عالم میں ہاتھ اپنے منہ پر پھیرا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟" حیدر نے اس کی پریشانی بھانپتے پوچھا۔

"ماہبیر کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ وہ ابھی ہسپتال میں ہے۔" امل نے پریشان لہجے میں اُسے بتایا۔

"جانا ہے اس سے ملنے؟" حیدر نے سنجیدگی سے پوچھا۔ امل نے اس کی طرف دیکھتے، سر اثبات میں ہلا دیا۔

"چلو پھر۔" دو لفظ بولتے وہ اٹھا تھا۔

maintenance "جائے گیں کیسے ؟ایک گاڑی بھائی لے کر گئے ہوئے ہیں اور باقی دو کے لیے گئی ہوئی ہیں۔"امل نے پوچھا تھا۔حیدر نے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"غریب سمجھ رکھا ہے کیا اپنے شوہر کو؟آتے ساتھ دو گاڑیاں لے لی تھیں۔"حیدر نے کہا۔

"دو کیوں؟"امل نے پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ایک تمہارے لیے۔اب تم پر خرچ نہیں کروں گا تو کیا جھک ماروں گا اس پیسے کا؟"حیدر نے یوں کہا جیسے کوئی بہت ہی بونگا سوال پوچھ لیا تھا امل نے۔امل مسکرا کر خاموش ہو گئی۔اس نے جو سننا تھا،سن لیا۔

امل تیار ہو کر ولاء کے باہر آئی تو حیدر پہلے سے گاڑی میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

---☆---☆---☆---

وہ راہداری میں داخل ہوئے تھے تو اجلان سکندر کمرے کے باہر کھڑا فون پر بات کرتا دکھائی دیا۔وہ دونوں کمرے کے سامنے آکر رُکے تو اجلان نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔کریم رنگ کے اباۓ میں ملبوس لڑکی اور اس کے ساتھ پینٹ شرٹ پہنے اس مرد کو دیکھتے اجلان ان کے پاس آکر رُک گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ یہاں کیسے ؟" اجلان نے امل کو دیکھتے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا تھا۔ وہ اس سے ایک دفعہ پہلے بھی مل چکا تھا جب وہ احتشام کے ساتھ اماں کی تعزیت کیلیے گھر آئے تھے۔

"مجھے ماہبیر سے ملنا ہے۔" امل نے اس سے کہا تھا۔

"وہ ابھی سو رہی ہے۔ ویسے بھی مجھے نہیں لگتا کہ وہ آپ سے ملنا چاہے گی۔" اجلان نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ امل کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔ حیدر مداخلت کرنے ہی لگا تھا کہ امل بول اُٹھی۔

"جب وہ جاگے تو اسے بتا دیجئے گا کہ امل ملنے آئی تھی۔ وہ مجھ سے مل لے گی۔" امل نے سنجیدگی سے کہا۔

"اگر اس نے منع کر دیا تو؟" اجلان نے پوچھا۔ امل مسکرا دی۔

"وہ آپ کو منع کر سکتی ہے، مجھے نہیں۔ چلیں؟" پہلا جملہ اجلان سے کہتے، وہ حیدر کی طرف مڑی تھی۔ حیدر نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں واپس ہو لیے۔ اجلان نے انہیں راہداری سے باہر نکلنے تک دیکھا، پھر دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ بیڈ پر ماہبیر لیٹی، نشہ آور دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔ بالوں کو سمیٹ کر جوڑے کی شکل میں باندھا گیا تھا۔ کمرے میں اے۔سی ہونے کے باعث ہلکی سی خنکی تھی۔ واحد آواز پلنگ کے قریب رکھی مشین سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آ رہی تھی۔اجلان پلنگ سے چند قدم کی دوری پر، دیوار کے ساتھ رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔سر پیچھے کو ٹکایا اور ماہبیر کو دیکھنے لگا۔چند لمحے گزرے اور اس کے لب مسکراہٹ کی صورت ڈھل گئے۔

"تم نے مجھ سے اس دن پوچھا تھا کہ میں کوئی وضاحت کیوں نہیں دے رہا؟" وہ ماہبیر کو دیکھتے مدھم آواز میں یوں گویا ہوا جیسے وہ سن رہی ہو۔

"میں بتانا چاہتا تھا۔ہمیشہ سے۔بتانا چاہتا تھا کہ تم روزِ اول کی طرح مجھے عزیز ہو۔مگر کیا فائدہ ہوتا؟ جب تمہیں اپنا نہیں سکتا تھا تو اظہار کا فائدہ؟ مخالف صنف سے بات کرتے، الفاظ کے چناؤ اور جملوں کی ادائیگی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔مرد بعض دفعہ اپنے لفظوں کے ساتھ محتاط نہیں رہتا اور عورتیں خوش فہم ہوتی ہیں۔بات کس پیرائے میں ہوتی ہے اور لے کہاں جاتی ہیں۔بُرائی نہیں کر رہا، لیکن حقیقت یہ ہے۔شعوری یا لاشعوری طور پر تم مجھ سے اُمید رکھنے لگتی جن پر میں پورا نہیں اتر سکتا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ میں تمہیں اچھا نہیں سمجھتا۔" وہ مسکراتا نفی میں سر ہلا گیا۔

"تم بہت اچھی ہو۔تمہارا دل بہت خوبصورت ہے مگر میرے بھی کچھ اُصول ہیں۔میں ان سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔تم محبت ہو۔دل میں بستی ہو۔مگر کچھ وعدے، کچھ اُصول میرے بھی ہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جن کی پاسداری مجھ پر فرض ہیں۔ تمہاری محبت دل سے نکال نہیں سکتا اور اپنے وعدے بھی نہیں توڑ سکتا۔ ویسے بھی تم خوش نہیں رہ پاؤ گی میرے ساتھ۔ میں تمہارے ساتھ ویسے پیش نہیں آسکوں گا جیسی تمہاری خواہش ہو گی۔ نہ تم میرے ساتھ ویسے رہ پاؤ گی جیسے میں چاہتا ہوں۔ اور ویسے بھی۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ساری محبتیں اس دنیا میں ہی ملیں؟ کچھ محبتیں دوسرے جہاں میں سہی۔" اجلان اتنا بول کر خاموش ہوا تھا۔ نظریں چھت پر ٹکی ہوئی تھیں اور ذہن کہیں اور۔

"مگر تمہیں مانگنا میں نے ابھی بھی نہیں چھوڑا۔ اس سب کے بعد بھی تم میری دُعا کا حصہ ہو۔ تم مجھے اس لیے بھی عزیز ہو کہ تم وہ واحد ذات ہو جس کو اللہ سے مانگتے ہوئے میرے دل میں صدق اور میرے آنسوؤں میں خلوص ہوتا ہے۔ میں تمہیں اس ذات سے مانگتا ہوں جو میرے دل کے حال سے واقف ہے۔ جو میری محبت کے سچے ہونے کا گواہ ہے۔ اور جس دن وہ تمہیں مجھے دے گا، اس دن میں تمہیں بتاؤں گا کہ۔۔" اجلان ایک بار پھر رُک گیا۔ وہ آج ساری باتیں کہہ دینا چاہتا تھا۔ جانتا تھا کہ وہ نہیں سن رہی مگر پھر بھی دل کے بہلانے کو خیال اچھا تھا کہ وہ اُسے سب بتا چکا ہے۔

www.novelsclubb.com

"کہ تم سے پہلے بھی رنگ تھے زندگی میں، مگر تم نے ان رنگوں کو زندگی دی ہے۔ تمہاری مسکراہٹ میرے دل کی تسکین اور تمہاری آواز میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ تمہاری آنکھوں سے مجھے محبت اور ان میں میرے عکس کا ہونا میری خواہش ہے۔ اس سب کے باوجود میری اولین چاہت تمہارا سکون اور تمہاری خوشی ہے۔ چاہے میرے ساتھ، چاہے میرے بنا۔

"اجلان نے اتنا کہا اور پھر ایک نظر اسے دیکھا۔ وہ ویسے ہی سو رہی تھی۔ پُر سکون۔ آرامدہ۔ وہ اُٹھا۔ نہایت خاموشی سے دروازہ کھولا اور دبے قدموں باہر نکل گیا۔

---☆---☆---☆---

وہ ایک ساتھ مرکزی دروازے سے داخل ہوئے تھے۔ احتشام، جو کسی کام سے باہر جا رہا تھا، انہیں آتا دیکھ کر رُک گیا۔

"کہاں گئے تھے تم لوگ؟" سادہ سے لہجے میں اس نے پوچھا تھا۔

"ماہبیر سے ملنے۔ اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔" امل روکھے لہجے میں بولی۔

"کیسے؟" احتشام چونکا تھا۔ لہجے میں یکبارگی فکر در آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے نہیں پتا۔" روکھائی سے کہتی، وہ اندر چل دی۔ احتشام نے حیدر کی جانب دیکھا تو وہ کندھے اچکا گیا۔

"میں چلتا ہوں۔" حیدر نے کہا اور باہر کی راہ لی۔

اس کے جاتے ہی احتشام نے فون نکالا۔

"ہاں جمیل۔ کام ہو گیا؟ کل صُبح تک ہو جانا چاہیے کام۔" ٹھنڈے لہجے میں کہتے، اس نے فون رکھا تھا۔

"محبت کی ہے۔ تمہارے انکار سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ محبت کر کے احتشام خالد پیچھے ہٹ جائے تو محبت خاک ہوئی؟"

www.novelsclubb.com

---☆---☆---☆---

پچھلے ایک گھنٹے سے اس کے منھ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا تھا۔ وہ خاموش تھی اور اس کے گرد موجود اس کی بہن اور خالہ اس سے بات کر رہی تھیں۔ یوں جیسے اُسے بولنے پر اُکسا رہے ہوں۔ ماہبیر خاموش تھی جیسے وہ قوتِ گویائی سے محروم تھی۔ وہ خاموش تھی گویا اس کے ذہن پر اثر ہوا تھا۔ وہ چپ تھی یوں جیسے بولنا بھول گئی تھی۔

ماہبیر کو ہوش میں آئے ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ ہو چلا تھا اور جب سے ہوش میں آئی تھی، اس کے منہ سے ایک لفظ نہ نکلا تھا۔ اس نے دُرِ کشف اور خالہ کی کسی بات کا جواب نہ دیا تھا۔ حتی کے سر تک نہ ہلایا۔ کمرے میں دواؤں کی بدبو پر پھولوں کی خوشبو حاوی تھی جو بیڈ کے سامنے رکھے ٹیبل سٹینڈ پر اور دیوار کے ساتھ رکھے صوفے پر رکھے ہوئے تھے۔ ہر رنگ کے پھول۔ زندگی کی نوید سناتے پھول۔

"مجھے کچھ دیر اکیلے رہنا ہے۔" وہ پہلی دفعہ بولی تھی اور جو بولی تھی وہ ان دونوں کو دنگ کرنے کیلیے کافی تھا۔ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے بات کرنے والے وہ دونوں وجود خاموش ہو گئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ ہم باہر ہی بیٹھے ہیں۔" کچھ دیر بعد خالہ بولی تھیں۔

ماہبیر نے اثبات میں سر ہلادیا اور نظریں دروازے پر ٹکا دیں۔ قدموں کی آواز آئی، دروازہ کھلا اور پھر چند لمحوں کی دوری تھی، وہ دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔ ماہبیر اب کے کمرے میں اکیلی رہ گئی تھی۔ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ آیا تھا۔ آنکھیں جزبات سے خالی تھیں۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ دروازہ جیسے ہی بند ہوا، بے تاثر چہرے پر تاثرات اُبھرنے لگے تھے۔ خالی آنکھیں جزبات سے بھر گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیاہ آنکھوں سے آنسوں ٹپ ٹپ کرتے نیچے گرنے لگے تھے۔ سفید چادر کو مٹھی میں جکڑ رکھا تھا گویا تکلیف دبانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تم نے خود کو کس دلدل میں پھنسالیا ہے، ماہبیر؟"

اس کا دل ڈوبا تھا۔

"تمہاری چادر کہاں ہے؟"

اُسے یوں محسوس ہوا، بھرے پنڈال میں اس کے چہرے پر چابک مار دیا ہو کسی نے۔

"میں ناراض نہیں ہوں مگر تم نے مجھے تکلیف دی ہے، بیٹا۔" باپ کا درد بھرا لہجہ سنائی دیا تھا۔

یکبارگی، اس کے سینے میں تکلیف کی ایک لہر اُبھری تھی۔ چادر کو کچھ اور قوت سے دبایا تھا۔

"تم نے مجھ سے میرا غرور چھین لیا ہے۔ تم نے مجھے میرے نبیؐ کے سامنے جانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ کیا میری بیٹی کیلیے اتنا آسان تھا یہ سب کچھ؟" بابا نہ چیخ رہے تھے اور نہ غصہ کر رہے تھے۔ ان کے چہرے پر بے چینی، آواز میں بے بسی اور لہجے میں تکلیف تھی۔

"آہ!" ماہبیر نے اپنے بالوں کو جکڑ لیا تھا۔ اس زور سے کہ سر میں درد کی لہریں محسوس ہونے لگی تھیں۔ مگر یہ درد اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا جو وہ اس وقت محسوس کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نفرت؟غصہ؟افسوس؟پچھتاوا؟ترس؟وہ اپنے کسی بھی جزبے کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔بعض دفعہ کچھ چیزیں باتوں سے، لفظوں سے سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔اس کیلیے عملی تجربہ ضروری ہوتا ہے۔یا پھر ایک خواب؟

"کاش میں تمہیں بچا سکتا،بیٹا۔" لہجے میں نہ جانے کیا تھا،ماہبیر کا مرنے کو جی چاہا۔

اُسے اپنی زندگی کے پچھلے ساڑھے پانچ سال یاد آئے۔کتنے غیر مردوں کے ساتھ کام کیا تھا، کتنوں کو خود کو چھونے کی اجازت دی،لباس کس قسم کا پہنا تھا،اُسے سب یاد آیا تھا۔بے اختیار، اس کا ہاتھ اُٹھا اور اس کے چہرے پر اپنی چھاپ بنا گیا۔اس نے بال کھینچے مگر تکلیف کم نہ ہوئی تھی۔

بعض دفعہ انسان ایک تکلیف کو کم کرنے یا ختم کرنے کیلیے خود کو دوسری تکلیف سے روشناس کراتا ہے۔اس اُمید پر کہ شائد پہلی تکلیف سے دھیان ہٹ جائے؟افسوس،اُمید اُمید ہی رہ جاتی ہے۔حقیقت کا روپ دھارنا اس کے بس میں نہیں ہوتا۔

"تمہاری چادر کہاں ہے،ماہبیر؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خالہ! خالہ!" ماہبیر نے چیخ کر انہیں بلایا۔ خالہ اور دُرِ کشف دونوں بھاگتی ہوئی اندر آئی تھیں۔ ماہبیر کو روتا دیکھ کر ان کا کلیجہ منھ کو آیا تھا۔ وہ اس کی طرف بڑھیں اور اُسے اپنے ساتھ لگایا۔ نرم و گداز آغوش پاتے، ماہبیر کے آنسوؤں کی رفتار میں تیزی آئی۔

"بس کرو میری جان۔ ڈرنے والی بات نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وقتی مشکل ہے۔ تم جلد ہی ٹھیک طرح چلنے لگو گی۔ بہادر بنو، میری جان۔" خالہ سمینہ پریشان ہوئیں مگر اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک چادر چاہیے۔" ماہبیر نے ان کی طرف دیکھتے، بھیگے لہجے میں کہا۔ آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی مگر پہلے کی نسبت وہ سنبھلی ہوئی لگتی تھی۔

"مجھے اماں کی کوئی بھی چادر لادیں، پلیز۔" ماہبیر نے منت کی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی منگواتی ہوں۔" خالہ سمینہ نے حامی بھری تھی۔ دُرِ کشف ایک جگہ کھڑی تھی۔ جامد۔ ساکت۔ خوفزدہ سی۔ اُسے ماہبیر کا ذہنی توازن ٹھیک نہ لگا تھا۔ وہ پہلی دفعہ یوں روئی تھی۔ پہلی دفعہ اس نے کسی کو یوں بُلایا تھا۔ وہ ٹھیک نہیں تھی۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کا وقت تھا۔ خالد صاحب باغ میں چہل قدمی کر رہے تھے جب حیدر ان کے پاس آیا تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" گول گلے والی نیلی قمیض اور سفید جینز پہنے، حیدر سنجیدگی سے بولا تھا۔ خالد صاحب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ بڑھتے قدم تھمے تھے اور چہرے پر ناگواری کے تاثرات آئے تھے گویا وہ ان کے اہم کام میں مخل ہوا تھا۔

"کیا بات ہے؟" وہ سید ھا مدعے پر آئے تھے۔

"میں چاہتا ہوں کہ اب آپ امل کو رُخصت کر دیں۔" حیدر نے ان کے ساتھ چلتے کہا تھا۔ خالد صاحب رُک کر اسے دیکھنے لگے۔

"ابھی پاکستان شفٹ ہوئے ہو، مناسب نوکری ڈھونڈ و پہلے کوئی۔" رعب دار لہجے میں کہا گیا تھا۔ حیدر کے چہرے پر ناگواری اُبھری۔

"امریکہ کی لاء فرم میں کریمینل لائر رہ چکا ہوں اتنے سال، چچا۔ فکر نہ کریں۔ کمانے کا انتظام کر کے آیا ہوں۔" اس نے اپنی خفگی چھپانے کی کوشش بھی نہ کی تھی۔

"ہماری بات چھ ماہ بعد کی ہوئی تھی۔ میں وجہ جان سکتا ہوں کہ وقت سے پہلے اس فیصلے کا مقصد؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چچا؟ مجھے اپنی بیوی کو رُخصت کرانے کیلیے وجہ کی ضرورت ہے؟" حیدر اُکتایا۔ خالد صاحب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

" صحیح کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے پھر۔ احتشام سے بات کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔" ہاتھ پیچھے باندھتے، وہ اپنے رعب دار انداز میں بولے تھے۔

"آج جمعہ ہے۔ میں اگلے جمعے رُخصتی چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ دیر نہیں چاہتا۔" حیدر حتمی انداز میں بولا۔

"اتنی جلدی کیوں؟ تیاریوں میں وقت لگتا ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے، بیٹا۔" ہلکی سی خفگی کے ساتھ بولا۔

"تیاریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس سب کچھ ہے۔" حیدر نے ان کا اعتراض رد کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ جمعرات کو رُخصتی رکھ لیتے ہیں اور جمعے کو ولیمہ۔" خالد صاحب نے حامی بھری۔ حیدر نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"میں چلتا ہوں۔ کل آؤں گا۔" دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے، وہ مڑا اور چل دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

صُبح صادق کا وقت تھا۔آسمان کا رنگ گہرے سے ہلکے نیلے میں بدل رہا تھا اور سورج نے ابھی زمین کی کوکھ سے نکل کر دنیا کو روشن کرنا تھا۔ہوا ٹھنڈی اور فرحت بخش تھی۔ہسپتال کے سفید لباس میں ملبوس،دائیں ٹانگ پر پلستر چڑھائے وہ وہیل چیئر پر تھی۔آنکھوں کے گرد ہلکے زرا گہرے ہوئے اور ہونٹوں کی شادابی کہیں کھو چکی تھی۔آنکھوں سمیت چہرے کی ہر شے سوکھی اور مرجھائی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

"اس وقت تمہیں اپنے کمرے میں ہونا چاہیے،ماہبیر۔"اجلان نے اس کو کہا تھا۔

"میں کب تک یہاں سے ڈسچارج ہو جاؤں گی؟مجھے ہسپتالوں سے خوف آتا ہے۔"اپنی گود میں دھری اماں کی سیاہ چادر پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے،اس نے مدھم آواز میں پوچھا تھا۔بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے،آنکھوں کو غیر مرئی نقطے پر ٹکائے۔

"کوشش کروں گا کہ جلد ہو جاؤ۔"اس کے پیچھے کھڑے اجلان نے محض اتنا کہا۔پرندوں کے چہچہانے کی آواز آنے لگی تھی۔آسمان کا رنگ بھی آہستہ آہستہ ہلکا نارنجی ہو رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اجلان۔ میرے بابا کیسے انسان تھے؟" سیاہ آنکھوں کو ہلکی نیلے اور نارنجی رنگوں کے ملنے والے حصے پر ٹکائے، ماہبیر نے مدھم مگر بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا۔ اجلان چونکا تھا۔ حیرت سے گردن موڑے ماہبیر کو دیکھا جو اس کی طرف متوجہ نہ تھی۔

"یہ کیسا سوال ہے؟" اجلان اُلجھا۔ ماہبیر گہری سانس لیتی گردن جھکا گئی۔

"میں نے پہلی بار انہیں خواب میں دیکھا، اجلان۔" ماہبیر افسردہ لہجے میں بولی۔ اجلان نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ وہ ابھی خواب کے زیرِ اثر تھی۔ وہ ایک دم سے ان سب چیزوں سے سنبھل نہیں پا رہی تھی۔ سکینڈل، ایکسیڈنٹ، ریڑھ کی ہڈی کا متاثر ہونا، خواب۔

"کچھ کہا انہوں نے؟" اجلان نے پوچھا۔

"بہت کچھ۔" ماہبیر گہری سانس بھر گئی۔ "اتنا کہ۔۔ اپنے آپ سے گھن آنے لگی ہے مجھے۔ اتنا کہ میرا دل اچاٹ ہو گیا ہے۔ میرا دل عجیب ہو گیا ہے، اجلان۔ عجیب۔" آنکھیں بھیگ گئی تھیں، لہجہ بھاری ہوا تھا۔ اجلان خاموش رہا۔ اس نے نہیں پوچھا کہ کیا کہا تھا اس کے بابا۔ پتا نہیں پوچھنا چاہیے تھا کہ نہیں؟ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولا تو لہجے میں محبت سے زیادہ عزت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ بہت خوبصورت انسان تھے، ماہبیر۔ رحم دل اور محبت کرنے والے۔ وہ اپنے کام سے عشق کرتے تھے اور اس کو نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ میں آج جہاں ہوں، اس میں ان کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ ان جیسے مرد اس دنیا میں بہت کم پائے جاتے ہیں، اب۔" اجلان نے کسی خیال میں کھوئے ہوئے، مسکرا کر کہا۔ سالوں پُرانا منظر آنکھوں کے سامنے چھا گیا تھا جیسے۔

ایک ساتھ ٹریننگ کرتے، ٹریک سوٹ میں ایک ساتھ بھاگتے، کوئی ایوارڈ لیتے۔ یادیں ان گنت نہ تھا۔ مختصر سی تھیں مگر دل میں پتھر پر لکیر کی مانند نقش تھیں۔

"دل زندہ ہے تو تم زندہ ہو۔ یہ اگر مردہ ہو گیا تو زندہ ہو کر بھی زندگی نہیں جی پاؤ گے۔ اس دنیا کی خوبصورتی سے لطف اندوز نہیں ہو پاؤ گے، برخوردار!" وہ اکثر یہ جملہ اس سے بولا کرتے تھے۔

"میرے شاگرد ہونے کا حق ادا کرنا، اجلان سکندر!" وہ یہ جملہ ہر ملاقات کے آخر میں کہتے تھے۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اتنے قریب تھے بابا سے۔" ماہبیر اس کے انداز پر بے ساختہ مسکرائی تھی۔ پھیکی سی مسکراہٹ۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ مجھ سے ملنے آیا کرتے تھے کبھی کبھار۔یا کبھی میں ان سے ملنے چلا جاتا تھا۔" اجلان خاموش ہوا۔اب کے سورج مکمل طور پر نکل آیا تھا۔سنہری شعاؤں کی تپش ہلکی اور وجود کو بھلی معلوم ہوتی تھی۔

"بتا کر تو جاتے آپ دونوں۔" دُرِ کشف بھاگتی ہوئی آئی تھی اور ان کے پاس رُک کر پھولی سانسوں کے درمیان خفگی سے بولی۔

"تم سو رہی تھیں۔مجھے گھٹن ہو رہی تھی تو اجلان سے کہا تھا کہ یہاں لے آئے۔" ماہبیر اس کی فکر پر ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"مجھے کہہ دیتی نا۔اتنی پریشان ہو گئی تھی میں کہ تم کہاں ہوں۔اور مجھے کیا پتا کہ تم اجلان بھائی کے ساتھ آئی ہو؟ یہ تو تھے بھی نہیں اُدھر۔" دُرِ کشف نے خفت چھپاتے، خفگی سے کہا۔

"میں فجر کی نماز کے بعد ادھر آ گیا تھا سیدھا۔" اجلان نے بتایا۔دُرِ کشف اثبات میں سر ہلا گئیں۔البتہ، چہرے سے پریشانی واضع تھی۔

"میں ٹھیک ہوں، دُرِ۔تم پریشان مت ہو۔" ماہبیر نے مسکرا کر، تسلی دینے والے انداز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ٹھیک سے چل پا رہی ہو؟" وہ فکر مند ہوئی تھیں۔ ماہبیر کے چہرے سے مسکان دور ہوئی تھی۔

"ہاں۔ بالکل صحیح!" وہ زبردستی مسکرا کر بولی۔

"شکر ہے!" کشف کی تو تشفی ہو گئی البتہ اجلان سکندر نے ماہبیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بغور دیکھے۔

وہ ٹھیک نہیں تھی مگر پھر بھی ٹھیک بن رہی تھی۔

---☆---☆---☆---

"کل حیدر آیا تھا میرے پاس، رُخصتی کی بات کرنے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ مشورہ کر کے بتاتا ہوں۔" ناشتے کی ٹیبل پر خالد صاحب نے احتشام سے کہا جو ہمیشہ کی طرح تیار تھا اور کام کیلیے نکلنے ہی لگا تھا۔ اس کے سامنے، ٹیبل کی دوسری جانب امل، چہرے پر حیرت کے تاثرات سجائے، بیٹھی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھ سے مشورہ کیوں کر رہے ہیں؟ اگر امل راضی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کیوں امل بیٹا؟" احتشام نے کافی کا گھونٹ لیتے، سہولت سے کہا اور آخر میں امل سے اس کی رائے پوچھی تھی۔ امل نے کچھ بولنے کیلیے لب وا کیے ہی تھے کہ خالد صاحب سنجیدگی سے بول اُٹھے۔

"یہ بڑوں کی باتیں ہیں۔ اُسے اس میں شامل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟" خالد صاحب نے احتشام سے کہا۔

"شادی اس کی ہے۔ میری یا آپ کی نہیں، بابا۔ مجھے اس سے پوچھنے دیں۔" احتشام نے ہلکی سی خفگی سے کہا تھا۔

"جو آپ لوگوں کو مناسب لگے۔" امل نے مدھم لہجے میں کہا تھا اور ٹیبل سے اُٹھ کر چل دی۔ وہ بددل ہوئی تھی۔ واقعی میں اس کی مرضی معنی نہیں رکھتی تھی اس گھر میں۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ اس سے نرمی کے ساتھ بات کیا کریں۔" احتشام اس کے اُٹھ کے جانے پر بول پڑا۔

"بچی نہیں ہے وہ اور نہ ہی تم کہ اُسے پچکارتے رہو۔" خالد صاحب نے خفگی سے کہا تھا۔ احتشام طنزیہ مسکرا اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ ماما پر گئی ہے۔اُس کے نین نقش، بال، عادتیں سب کچھ۔اس لیے آپ اُسے اپنی نظروں کے سامنے نہیں رکھتے۔ہے نا؟" احتشام نے مسکرا کر کہا۔ٹھنڈی، طنزیہ مسکراہٹ۔خالد صاحب خاموش رہے۔البتہ، چہرے کے تاثرات عجیب ہوئے تھے۔سر جھکائے، پلیٹ کو دیکھتے ،سوچ میں گُم وہ ہمیشہ کی طرح نہ چلائے تھے اور نہ غصہ ہوئے تھے۔

"میں سوچ میں پڑ جاتا ہوں کبھی کبھی۔ سمجھ نہیں آتا کہ ایسا کیا ہوا تھا کہ آپ نے ان پر ہاتھ اُٹھایا؟" احتشام نے رُک کر کافی کا گھونٹ لیا اور پھر بول اُٹھا۔

"لیکن مجھے اب جاننا بھی نہیں ہے۔جو بھی ہوا، ٹھیک ہی ہوا تھا۔وہ روز روز کی اذیت سے تو آزاد ہوئیں۔" کافی کا کپ میز پر رکھتے وہ بولا۔

"کیا مطلب تمہارا؟" خالد صاحب کی تیوری چڑھی تھی۔

"امل نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا کہ بابا، ماما سے محبت تو کرتے تھے مگر ان کی عزت نہیں کرتے تھے۔وہ غلط تھی۔آپ نہ ان سے محبت کرتے تھے اور نہ عزت۔اگر کرتے ہوتے تو کبھی ان پر ہاتھ نہ اُٹھاتے۔ کبھی اس قدر سخت اور گھٹیا الفاظ نہ کہتے کہ ان کا تکیہ آنسوؤں سے گیلا رہتا۔"

احتشام نے کرسی سے اُٹھتے اور کوٹ کے بٹن بند کرتے، بے تاثر لہجے میں کہا تھا۔خالد صاحب خاموش ہو گئے۔کچھ کہنے کو بچا ہی نہ تھا ان کے پاس۔

www.novelsclubb.com

انہیں سوچ میں دیکھ کر ایک مدھم مگر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے جھک کر اپنا بریف کیس اُٹھایا اور پلٹ گیا۔

"تم نے بھی تو یہی کام کیا ہے۔" اس نے پلٹ کر چند دم لیے ہی تھے کہ خالد صاحب بول اُٹھے۔ وہ ٹھٹک کر رُک گیا۔

"کیا مطلب؟" احتشام مڑا اور اُلجھ کر پوچھا۔

"ماہیر جس سکینڈل میں پھنسی ہوئی ہے، وہ تمہاری وجہ سے ہی ہے۔" خالد صاحب عجب طریقے سے مسکرا اُٹھے۔

"میں ایسا کیوں کروں گا، بابا؟ میں محبت کرتا ہوں اس سے۔" وہ نا سمجھی سے ہنس اُٹھا۔

"مت بھولو کہ میں تمہارا باپ ہوں، احتشام۔ تمہیں میں نے بہت لاڈ اور محبت سے پالا ہے۔ تمہاری فطرت سے میں واقف ہوں۔" احتشام خالد اپنی خواہش سے کم پر کبھی راضی نہیں ہوتا" یہ جملہ تم پانچ سال کی عمر سے بول رہے ہو۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اب تم خاموش ہو جاؤ؟ آخر کو لڑکی کا معاملہ ہے۔" خالد صاحب بول کر چُپ ہوئے تو ڈائننگ پر خاموشی چھا گئی۔

چند لمحوں بعد احتشام ان کی اس بات پر مسکرا اُٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج آپ مجھے اپنے باپ لگے ہیں۔ چلتا ہوں۔" سر کو خم دیتے وہ ٹھنڈی مسکراہٹ کے ساتھ بولا اور چل دیا۔

---☆---☆---☆---

وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود کو تک رہی تھی۔ گھٹنوں سے اوپر تک آتا آف شولڈر ٹاپ اور چست پینٹ۔ سیاہ بال جو کمرے تک پھیلے ہوئے تھے۔ کل رات کسی مووی میں اس قسم کا لباس ایک کردار کو پہنے دیکھا تھا اور اب وہ خود شیشے کے سامنے کھڑی، اپنے آپ کو اس لباس میں دیکھ رہی تھی۔ کالر بون نہایت نمایاں تھی۔ نیلا رنگ ویسے بھی اس پر خوب جچتا تھا۔ کوئی پندرہ بیس منٹ تک خود کو ہر زاویے سے دیکھتے رہنے کے بعد ماہبیر مسکرا اُٹھی اور پلٹ کر پلنگ سے اپنا موبائل فون پکڑا۔ مختلف پوز میں چند تصویریں بنائیں اور پھر کپڑے تبدیل کر لیے۔

یہ سلسلہ یہاں نہیں رُکتا تھا۔ ٹی-وی پر آتی مختلف سجی سنوتی اداکاراؤں کے کمنٹ سیکشن میں کی گئی تعریفیں اس کے اندر اس خواہش کو اور اُجاگر کرتے۔ وہ خوبصورت تھی اور اس سے واقف بھی تھی۔ فیشن بھی خوب جانتی تھی اور چھپتے، چھپاتے ہر قسم کے کپڑے بھی پہن لیتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

البتہ، گھر میں کسی کو معلوم نہ ہوتا تھا۔ وہ تعریف کی خواہش مند تھی۔ نہ جانے یہ کون سا اعتماد تھا جو کسی دوسرے کی آنکھوں میں اپنے لیے تعریف اور رشک دیکھ کر اس کے اندر آتا تھا۔

"واؤ ماہبیر! تم اتنی حسین لگ رہی ہو اس ساڑھی میں!" اس کی دوست ایشاء نے آنکھوں میں رشک اور حیرت لیے کہا تھا۔ ماہبیر ایک ادا سے مسکرا اُٹھی۔ سلیولیس لال ساڑھی پہنے وہ تصویر اس نے کچھ دن پہلے ہی لی تھی۔

"اچھی ہے نا؟ رُکو۔ میں ابھی تمہیں کچھ اور دکھاتی ہوں۔" ماہبیر نے تجسس اور جوش سے کہا اور اپنی باقی تصاویر دکھائیں۔

"ماہبیر۔ میں کہتی تھی نا کہ تم کوئی آڈیشن دو۔ تمہارا سلیکشن تو پکا ہے۔ ہر لباس کیری کرنا جانتی ہو اور پوز بھی اتنے اچھے کر لیتی ہو۔ تم ایک دفعہ دیتی کیوں نہیں میرے ساتھ جا کر؟" اس کی تصاویر دیکھنے کے بعد ایشاء نے ایک بار پھر اپنا مطالبہ دہرایا تھا۔ فون بند کرتے ماہبیر کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم ہوئی تھی۔ وہ اپنے لب کاٹتے، تذبذب کا شکار دکھائی دیتی تھی۔

"یار! تمہیں پتہ ہے نا کہ میرے پیرنٹز نہیں مانے گیں۔ اور پھر مجھے تو بس زرا سا شوق ہے اس طرح کی تصویریں اتارنے کا۔" ماہبیر جھجکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جانے دو یار۔ پیرنٹز مان جائے گیں۔ تم اپنے اس شوق کو پروفیشنلی کرو نا۔ میں تمہیں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ لوگ تمہیں بہت زیادہ پسند کرے گیں۔" ایشاء نے اس کا اعتراض رد کرتے ہوئے کہا تھا۔

یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں بیٹھے ان دو گھنٹوں میں ماہیر ارمغان نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ لیا تھا۔ اپنے حسن کی تعریف سننا اور خوبصورتی کے چرچے اپنے کانوں تک پہنچنا عورت کی سب سے بڑی خواہش اور سب سے بڑی آزمائش ہوتی ہے۔ وہ یہ بھول جاتی ہے کہ تعریف کے ان میٹھے بول کے پیچھے وہ اپنی زندگی میں کس قسم کی کڑواہٹ گھولنے کو تیار ہے۔ وہ اس شعبے میں جب آتی ہے تو زرق برق خوبصورت لباس، لوگوں کے میٹھے بول اور رشک و حسد کی نظریں، شہرت، پیسے اور سیٹ کی تیز روشنیوں کے پیچھے چھپے حقیقت کے اندھیروں سے نابلد ہوتی ہے۔ اس کی یہی لاعلمی اسے بہت سے پچھتاوؤں میں دھکیل دیتی ہے۔

اُپنے گھر میں موجود لان میں بیٹھے ماہیر ارمغان نے اپنے ماضی کو ایک نئ نظر سے دیکھا تھا۔ جو جواب اُسے پچھلے ساڑھے پانچ سالوں میں نہ مل سکا، پچھلے پانچ دنوں میں ہسپتال کے اس سفید کمرے میں ملا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ یہاں تک کیسے پہنچی تھی؟ وہ تو پانچ وقت کی نمازی تھی۔ گھر سے باہر چادر لے کر جاتی تھی۔ پھر ایسا کیا ہوا کہ اس کی نمازیں چھوٹ گئیں۔ گھر سے باہر لی جانے والی چادر اب گھر کے اندر، الماری کے کسی کونے میں مقفل ہو کر رہ گئی تھی؟"

نیلے رنگ کے لباس میں ملبوس، سفید رنگ کی میز کے گرد لگی پانچ کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھے ماہبیر نے اپنی نظریں آسمان کی جانب اُٹھائیں۔ ہلکا نیلا رنگ جو آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ ہلال کی شکل کا وہ سفید چاند چمکنے کی تیاری میں تھا۔ کہیں کہیں تارے بھی ٹمٹمانے لگے تھے۔ کتنا پُرسکون منظر تھا یہ؟ ماہبیر کو محسوس ہوا کہ وہ لمبے عرصے بعد اس آسمان کی خوبصورتی کو فرصت سے دیکھ رہی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہو، ماہبیر؟" خالہ سمینہ نے پلیٹ میں رکھے پھل میز پر رکھتے، اس کے قریب والی کرسی پر بیٹھ کر پوچھا تھا۔ ماہبیر، نظریں آسمان پر ہی جمائے، گیلی آنکھوں سمیت، مسکرا اُٹھی۔

"سوچ رہی تھی کہ بعض دفعہ ہماری زندگیوں میں ایسا وقت آتا ہے کہ ہماری حالت نہایت قابلِ رحم ہوتی ہے۔ تکالیف اور پریشانیاں کسی مقناطیس کی طرح ہماری طرف کھنچی چلی آتی ہیں۔ ہم ٹوٹ کر رہ جاتے ہیں، خالہ۔ مگر پھر یہی وقت ہمیں عزیز ہو جاتا ہے۔ جب اس وقت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے بارے میں ہم سے کوئی سوال کرتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ مشکل ضرور تھا، تکلیفوں سے بھرپور تھا اور پھر بھی بہترین تھا۔" بھیگی آنکھوں سے ماہبیر اپنی ہی بات پر ہنس دی تھی۔

"کیا ایسا ہوتا ہے، خالہ؟" ماہبیر نے سر جھکا کر، ان کی طرف دیکھتے سوال کیا تھا۔ خالہ سمینہ مسکرا اُٹھی۔ خوبصورت چہرے پر معصومیت تھی۔ بڑھاپہ ابھی ان سے دور تھا۔

"جب کوئی چیز مکمل طور پر ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو محض وہی جوڑ سکتا ہے جو اس کا بنانے والا ہوتا ہے۔ انسان ساری زندگی سرکشی کرتا رہے مگر ٹوٹ کر ٹکڑے جب ہوتا ہے تو اپنے خالق کی طرف ہی پلٹتا ہے۔ اللہ کو پہنچاننے اور اس کے قریب ہونے کی خوشی اور اطمینان اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ انسان کیلیے مشکل سہنا آسان ہو جاتا ہے۔" چھری سے سیب کو کاٹتے خالہ سمینہ نے کہا تھا۔ ماہبیر کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی تھی۔ پھنسا ہوا آنسوؤں کا گولا تکلیف دہ تھا۔ وہ ذرا سا نیچے ہوئی اور سر پیچھے کو ٹکا کر نظریں آسمان پر جما دیں۔ وہ یکدم تھکی تھکی سی دکھائی دینے لگی تھی۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد، اس کے لب حرکت میں آئے۔

"میرے اندر ہمت نہیں بچی، خالہ۔ میرا دل زخمی اور جسم تھکن سے چُور ہے۔ میری آنکھیں جل رہی ہیں اور ذہن بے چینی اور بے سکون کا شکار ہے۔ میں نے اپنی طاقت سے زیادہ اور ہمت سے بڑھ کر بھاگی ہوں۔ میں اب اور نہیں بھاگ سکتی۔ میں اب اور نہیں بھاگنا چاہتی۔" رنگوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے خالی مگر جذبات سے بھرے آنسوں اس کے سفید گال پر پھیل رہے تھے۔ وہ اپنا گلا تر کرنے کو رُکی تھی۔

"مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ میں کس چیز کے پیچھے بھاگ رہی ہوں؟ لوگوں کی تعریف؟ عزت کی روٹی؟ اگر یہی چیزیں تھیں تو پھر یہ تو میرے پاس ہے۔ مجھے کیوں لگتا ہے کہ یہ میرے پاس نہیں؟" اس کے سوال میں اُلجھن تھی۔ تڑپ تھی۔ تھکاوٹ تھی۔

"کیونکہ جسے تم تعریف سمجھ رہی ہو، وہ تمہاری توہین ہے۔ جو روٹی تم عزت کی روٹی سمجھ کر کھا رہی ہو، وہ تماشے سے حاصل کی گئی ہے۔ کبھی وہ روٹی بھی عزت کی ہو سکتی ہے جو عورت اپنے آپ کی نمائش کر کے حاصل کرے؟ کبھی حرام کی کمائی بھی عزت کی ہوئی ہے؟" خالہ سمینہ نے آخر میں ناسمجھی سے سوال کیا تھا۔ سیب کو کاشوں کی صورت کاٹتے، ان کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکان تھی۔

"حرام کی کمائی؟ محنت کی کمائی حرام کی تو نہیں ہوتی، خالہ۔ یہ سب میری محنت کا نتیجہ ہے۔" ماہبیر نے کہا تھا۔ خالہ سمینہ نے چہرہ اوپر کیا اور اس کے زرد چہرے کی طرف دیکھا۔ ناسمجھی سے۔ افسوس سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چور بھی محنت کرتا ہے مہارت سے چُرانے کیلیے۔سود خور نے بھی قرض میں دی ہوئی رقم محنت سے کمائی ہوتی ہے۔تو کیا چور اور سود خور کی کمائی حلال ہے؟جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے،وہ حلال نہیں ہے۔رشوت سے منع کیا گیا ہے،اس کی کمائی حلال نہیں ہے۔سُود لینے اور دینے سے منع کیا گیا ہے،اس کی کمائی بھی حلال نہیں ہے۔عورت کو بھی اپنی زینت چھپانے کا حکم ہے،پھر یہی زینت دکھا کر کمانے والا پیسہ کیسے حلال ہو سکتا ہے،ماہبیر؟"خالہ سمینہ نے نرمی سے کہا اور سر جھکا کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔ماہبیر خاموش رہی۔سر جھکائے،اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں مگن۔

"ہم نے پردے کو بہت ہلکا لے لیا ہے۔بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ اسے اہم جاننا چھوڑ دیا ہے۔کیا یہ مسلمان عورتوں کو زیب دیتا ہے؟جب ہماری سردار نے پردے کا اس قدر خیال رکھا کہ اپنا جنازہ اُٹھانے کی تلقین بھی رات کو کی،تو کیا ہمیں زیب دیتا ہے؟اسلام نے عورتوں کو بے تحاشا عزت دی اور انہیں قیمتی جانا۔افسوس،ہم عورتوں سے یہ عزت نہیں سنبھالی گئی۔ہم نے اپنی حفاظتی باڑ کو قید جانا۔"خالہ سمینہ کی مسکراہٹ میں افسوس تھا،خوف تھا،پچھتاوا تھا۔ماہبیر نے ان کی طرف دیکھا۔اب کے سیب کاشوں میں کٹ چکا تھا اور پلیٹ پر سلیقے سے سجا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"عورتوں کی حفاظتی باڑ کیا ہوتی ہے، خالہ؟"

"ہمارے مرد ہماری حفاظتی باڑ ہوتے ہیں، ماہبیر۔ باپ، بھائی، شوہر، بیٹا۔ یہ وہ رشتے جو اللہ نے عورت کی حفاظت کیلیے بنائے ہیں۔ جب عورت اپنے مرد کے ساتھ باہر جاتی ہے، کسی غیر مرد کی اسے میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہیں ہوتی۔ جب بھی کسی پریشانی کی بات ہوتی ہے، مرد کو ہمیشہ اپنے گھر والی کا خیال آتا ہے۔ وہ اپنی ضروریات کو بعد میں دیکھتا ہے، اپنی بیوی اور بچوں کی خواہشات کو پہلے پوری کرتا ہے۔ مردوں کو اگر ایک درجہ زیادہ دیا گیا ہے عورتوں سے تو اس پر ذمہ داری بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے، چندہ۔ یہ میں بھی جانتی ہوں اور تم بھی کہ کمانا آسان نہیں ہوتا۔ اور پھر کما کر اپنے اوپر کم اور دوسروں پر خرچ کرنا بھی سہل نہیں۔" پھلوں کی پلیٹ ماہبیر کی طرف گھسیٹتے، انہوں نے نرمی سے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن خالہ سارے مرد بھی تو ایسے نہیں ہوتے۔"

"تمہارا باپ ایسا تھا؟" خالہ نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا۔ ماہبیر نے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا۔ آنکھیں ملیں تو جواب بھی معلوم ہوا۔

"وہ بہت اچھے تھے۔ محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ۔" ماہبیر نے کہا ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تو بس پھر۔جب تمہاری زندگی میں بُرے مرد نہیں آئے تو ان کی شکایت بھی نہ کرو۔اللہ کا شکرادا کرو اور اس سے اچھے کی اُمید رکھو۔" خالہ سمینہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

آسمان کا رنگ اب کے مکمل طور پر گہرا نیلا ہو گیا تھا۔چرند پرند بھی اپنے اپنے گھونسلوں کو لوٹ آئے تھے۔ٹی وی لاونج میں جلتی بتیوں کی روشنی گلاس وال سے باہر آتی،لان میں چھائے اندھیرے کو کم کر رہی تھی۔ماہبیر نے ایک گہری سانس لی اور آنکھیں موند کر سر ایک بار پھر پیچھے کو ٹکا دیا۔

"اگر تھک گئی ہو تو اندر چلیں؟" خالہ سمینہ نے فکر سے کہا تھا۔ماہبیر آنکھیں بند کیے مسکرا دی۔

"خالہ!" سر کو ان کی طرف موڑتے،اس نے آنکھیں کھولیں۔

"ہمم؟" خالہ سمینہ نے پوچھا۔

"آئی لو یو!" لہجہ محبت اور تشکر کے احساس سے لبریز تھا۔خالہ سمینہ ہنس دیں۔

"می ٹو،میری جان۔" خالہ ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"می تھری!"اسی پل دُرِ کشف کے ہمراہ اجلان سکندر، خوشگوار انداز میں چلتا ہوا ان کے پاس آیا تھا۔ خالہ سمینہ اور ماہبیر نے اس کی طرف حیرت اور سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہ کس سے کہہ رہے ہو؟"خالہ سمینہ نے مسکرا کر، ماتھے پر بل لاتے سوال کیا تھا۔

"ظاہر ہے، آپ سے۔ اور یہاں کون ہے جس سے آئی لو یو کہوں گا؟"ان کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھتے اجلان نے کندھے اُچکاتے کہا تھا۔ البتہ، لہجے میں مستی کا عنصر واضع تھا۔ دُرِ کشف بھی ماہبیر کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں اطمینان تھا۔ ماہبیر اچانک اپنے فون میں مصروف دکھائی دینے لگی تھی۔ یوں گویا اس سے ضروری کام فلوقت کوئی نہ تھا۔

"تمہارا بھی اب میں کچھ سوچتی ہوں۔ بہت عیش کر لیے تم نے۔"خالہ سمینہ نے بھی اسی کے لہجے میں کہا تھا۔ اجلان نے ایک نظر ماہبیر کے جھکے سر کو دیکھا اور پھر سرعت سے نظریں موڑ لیں۔

"صحیح کہہ رہی ہیں آپ، خالہ۔ ان کو بھی گھوڑی چڑھائیں اب۔"دُرِ کشف نے بھی گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابھی دو سال اور عیش کرنے دیں، امی۔ جب کوئی پسند آئے گی تو آپ کو بتا دوں گا۔" اجلان نے منت کرنے والے انداز میں کہا تھا۔

"اجلان!" یکبارگی، ماہبیر کی آواز گونجی تھی۔ سب نے حیرت سے ماہبیر کی جانب دیکھا جو اجلان کو دیکھ رہی تھی۔ چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہوئیں اور آنکھوں میں شاک تھا۔

"کیا ہوا؟" اجلان سکندر نے سوال کیا تھا۔

"یہ دیکھو۔" ماہبیر نے اپنا فون اس کی جانب بڑھاتے کہا تھا۔ اجلان نے اُلجھن کے ساتھ اسے دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون اس کے ہاتھ سے تھاما۔ ماہبیر کی فکر مند نظریں اسی کی جانب رہیں۔

"کیا ہوا؟" دُرِ کشف کو تشویش ہوئی۔ ماہبیر خاموش رہی اور اجلان سکندر نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ ٹیبل پر چھائی خاموشی چند لمحوں تک برقرار رہی اور پھر اجلان سکندر نے اپنا سر اُٹھایا۔

"ماہبیر کا انسٹا گرام ہیک ہو گیا ہے۔"

"تو یہ کوئی بُری خبر تو نہیں ہے۔" خالہ سمینہ نے ناسمجھی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہ ہوتی مگر ہیک کرنے والے نے ماہبیر بن کر اس کی اور احتشام کی شادی کی خبر کو کنفرم کر دیا ہے۔"

---☆---☆---☆---

بقیہ قسط، اگلے ماہ۔ انشاءاللہ۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842